داڑھی کے مسائل

کتاب وسنّت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

مؤلّف
مختار احمد ندوی

ناشر
سلیمان اکیڈمی
کوٹ خواجہ سعید لاہور

سٹاکسٹ
محمدی کیسٹ ہاؤس
18- اردو بازار لاہور۔
Ph : 7223046

Designed By : ALAAMIR GRAPHICS Urdu Bazar, 042-7120207

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿وَمَاۤ اٰتٰكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾

"اور جو تمہیں رسول دے پس وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ"

(القرآن)

www.kitabosunnat.com

داڑھی کے مسائل

کتاب و سنت کی روشنی میں

تالیف

مولانا مختار احمد ندوی حفظہ اللہ

ناشر

سلیمان اکیڈمی

کوٹ خواجہ سعید، لاہور۔

سٹاکسٹ : محمدی کیسٹ ہاؤس، 18۔اردو بازار، لاہور۔

فون نمبر 7223046

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

253,925
م ش د

جملہ حقوق حقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : داڑھی کے مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں

نام مؤلف : مولانا مختار احمد ندوی

ناشر وطابع : سلیمان اکیڈمی کوٹ خواجہ سعید

کمپوزنگ : حافظ خاور محمود

تعداد اشاعت : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ ، مارچ ۲۰۰۰ء

قیمت : روپے

سٹاکسٹ :

محمدی کیسٹ ہاؤس ، 18۔اردو بازار، لاہور۔ فون نمبر 7223046

ملنے کے دیگر پتہ جات:

- نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ ، اردو بازار، لاہور۔
- سبحانی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور۔
- اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور۔
- فیض اللہ اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔
- مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔
- فاروقی کتب خانہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان
- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور۔
- مکتبہ ناصریہ، حاجی آباد، فیصل آباد۔
- مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ، کورٹ روڈ، کراچی۔
- مکتبہ اسلامیہ، بھوانہ بازار، فیصل آباد۔
- دار الفرقان، الفضل مارکیٹ، ۷ا۔اردو بازار، لاہور۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
99 ۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر 25389

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ حال

یہ داڑھی کے بارے میں چھوٹا سا رسالہ غیور مسلمانوں کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کچھ لوگ کہیں کہ دنیا چاند پر گئی، زمانہ ترقی کرتے کرتے مصنوعی انسان بنانے لگا یہود و نصاریٰ اپنی مصنوعات، سائنسی ایجادات اور سیاسی تجربات سے ساری دنیا اور خاص طور پر اسلامی دنیا پر چھا گئے۔

ضرورت تو یہ تھی کہ مسلمانوں کو عصرِ حاضر کے تقاضے یاد دلائے جاتے۔ مسلمان پچوں کو ثریا پر بھیجنے کی ترکیب سوچی جاتی، مسجدِ اقصیٰ کو یہودیوں سے آزاد کرانے کی ترغیب دلائی جاتی، بابری مسجد کی جدید تعمیر پر قوم کو تیار کیا جاتا، منتشر مسلمانوں کو متحد کرایا جاتا، مسلمانوں کی سیاسی قوت کو اکٹھا کیا جاتا اور مسلمانوں کو علم و ہنر سکھانے کی ترغیب دلائی جاتی تو سمجھ میں آتا کہ آج کے مولانا لوگ بھی زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ کیا کہ داڑھی بڑھاؤ مونچھیں چھوٹی کرو، یہ بھی کوئی نعرہ ہوا۔ بے وقت کی راگنی، الٹی گنگا بہانے کی ناکام کوشش، آج مسلمانوں کی اکثریت داڑھی منڈاتی ہے، علماء، جہلاء، زعماء، شعراء سب ایک رنگ میں رنگ چکے ہیں، داڑھی منڈانے والوں کا ساری دنیا پر غلبہ ہے آپ کی بات کون سنے گا؟

لیکن اس کے باوجود راقم الحروف اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اللہ کا دین حق ہے، چاہے اس کو کوئی نہ مانے۔ رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہر مسلمان کا فرض ہے چاہے کوئی مسلمان نہ سنے۔ دین اپنی تمام ظاہری اور باطنی صورتوں کے ساتھ دنیا میں بالکل ویسے ہی رہے گا جیسا شروع ہوا تھا۔ کسی کے عمل کرنے سے دین بڑھے گا نہیں اور سب کے چھوڑ دینے سے بھی بال برابر گھٹے گا نہیں۔ اللہ کا دین لوگوں کے عمل اور ترک کا محتاج نہیں۔

اسلام ہی دنیا کا نجات دہندہ دین ہے، اس کی تعلیمات میں ویسا ہی نفع اور فائدہ ہے جیسا عہدِ نبوی میں تھا اور آج بھی دنیا کو حقیقی سکون اور چین اسلام ہی کی تعلیمات سے مل سکتا ہے۔ داڑھی محمد رسول اللہ ﷺ کی محبوب سنت ہے، ساری دنیا گھوم پھر کر داڑھی رکھنے پر مجبور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

الحمد للہ مسلمان نوجوانوں میں اب داڑھی کا رواج عام ہوتا جارہا ہے اور جن کے دلوں میں فطرت سے محبت اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کا شوق ہے، وہ دنیا اور اس کی رنگ بدلتی صورت کو نہیں دیکھتے، اسلام اور اس کی حقانی تعلیمات اور اس کے فطری تاثرات پر عمل کرتے ہیں۔ اور ان شاء اللہ مجھے یقین ہے کہ اس رسالے کو پڑھ کر ہزاروں مسلمان داڑھی رکھنے کی توفیق پائیں گے۔ ایسے خوش نصیب حضرات سے ہماری درخواست ہے کہ وہ کتاب پڑھ کر جہاں وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے ہاتھ پھیلائیں وہاں ایسے مطالعہ کرنے والے دوستوں سے گذارش ہے کہ اس رسالہ کے مؤلف، ناشر اور اس میں کسی بھی طرح تعاون کرنے والوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ

والسلام علیکم

مختار احمد ندوی

۸ شوال المکرم ۱۴۱۴ھ

۲۱ مارچ ۱۹۹۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئینہ کتاب

عرضِ حال	3
داڑھی کا خوف	8
اسلامی بیداری کی لہر	8
اسلام کے خلاف متحدہ محاذ	8
داڑھی کے خلاف نفرت کا طوفان	9
عالمِ اسلام میں داڑھی کا حشر	9
موجودہ دور میں داڑھی کی اہمیت	11
داڑھی کے بارے میں ایک ایمانی جائزہ	12
داڑھی کی حقیقت اور اہمیت	12
داڑھی انسان کا حسن وجمال ہے	13
داڑھی بڑھانا اور مونچھ چھوٹی رکھنا انسانی فطرت ہے	13
داڑھی رکھنا تمام سچے انسانوں کا عمل رہا ہے	14
رسولِ اکرم ﷺ کی داڑھی خوب گھنی تھی	16
داڑھی کی شرعی حیثیت	17
داڑھی بڑھانا واجب ہے	17
داڑھی منڈانا سنتِ رسول سے انکار ہے	19
داڑھی رکھنا سنتِ رسول ہے	20
اللہ کی پیدا کردہ شکل وصورت پر قائم رہنا چاہیے	21
مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے	21
داڑھی اللہ کی نعمت ہے اس کی قدر کرنی چاہیے	22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی منڈانا کیوں حرام ہے؟	23
داڑھی مردوں کے لئے اللہ کی پسندیدہ نعمت ہے	23
داڑھی منڈانا اکثریت کی غلامی ہے	24
داڑھی منڈانا کفار کی مشابہت اور اللہ اور اس کے رسول کی صریح مخالفت ہے	24
داڑھی منڈانا فطرتِ الٰہی سے بغاوت کرنا ہے	25
داڑھی کے بارے میں شیطان کا فریب	25
جدید دور کی شیطانی تہذیب	26
داڑھی منڈانے کے پردے میں	27
امرد پرستی	27
عمر چھپانا	28
داڑھی سے نفرت	28
اباحیت پسندی	28
داڑھی کے خلاف بد ترین پروپیگنڈا	28
کیا داڑھی کٹڑپن کی علامت ہے؟	28
کیا داڑھی دہشت پسندی کی علامت ہے؟	28
کیا داڑھی حماقت اور بودے پن کی علامت ہے؟	29
داڑھی اسلامی ہتھیار ہے	29
داڑھی ایمان کا مظہر ہے	29
علماءِ مصر کی بے عملی	30
داڑھی منڈانا دائمی معصیت ہے۔	30
داڑھی کے بارے میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق	31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی دین داری کی علامت ہے۔	32
رند پارسا	33
داڑھی اسلامی غیرت کی علامت ہے۔	34
داڑھی ملتِ ابراہیمی کی اتباع ہے نہ کہ عربوں کی عادت کی تقلید	34
کیا داڑھی رکھنا ایک منفی عمل ہے۔	36
داڑھی کا مذاق اور اس سے نفرت کفر کی علامت ہے	37
مسنون اور شرعی داڑھی کا بیان	40
مونچھوں کے بارے میں شرعی حکم	40
کیا داڑھی اِدھر اُدھر سے کاٹنا جائز ہے؟	42
مٹھی بھر سے زائد داڑھی کا حکم	44
داڑھی کی شرعی مقدار	44
ڈیزائن دار داڑھیوں کی ممانعت	45
شریعت میں داڑھی منڈانے کا حکم	46
داڑھی منڈانے والے کی امامت کا مسئلہ	47
داڑھی منڈانے والے کی شہادت کا مسئلہ	47
داڑھی منڈانے کا پیشہ اور اس کی اجرت کا مسئلہ	48
داڑھی بڑھانے کے بارے میں الشیخ ابنِ باز رحمۃ اللہ کا بیان	48
داڑھی منڈانے کی حرمت پر شیخ عبدالرحمٰن بن قاسم کے رسالے کا خلاصہ	50
داڑھی کے بارے میں علامہ محمد عبدالرحمان المبارک پوریؒ کا فتویٰ	59

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کا خوف

آج دنیا کے اعصاب پر اسلام سوار ہے، آج کی مادہ پرست دنیا اسلام کی روحانی طاقت سے مغلوب بھی ہے اور مرعوب و خوف زدہ بھی، اسے ہر طرف اسلام کا چمکتا ہوا نور دکھائی دے رہا ہے، جس کی ضیا پاش کرنوں سے منکرین اور ملحدین اور مادہ پرستوں کی آنکھیں خیرہ ہوتی جا رہی ہیں اور وہ اسلام کے اس بڑھتے ہوئے نور کو مٹانے کی کوشش کر کے تھک چکے ہیں، لیکن اللہ کا نور ہے کہ چمکتا اور بڑھتا ہی جا رہا ہے، سچ ہے:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ O

"لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونک مار کر بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر کیسے ہی ناخوش ہوں"۔ (الصف/ ۸)

اسلامی بیداری کی لہر

اسلام کا یہ نور دنیا پر چھاتا جا رہا ہے۔ اور اسلام ایک انقلابی نعرہ بن کر ہر طرف گونج رہا ہے اور اسلامی بیداری کی لہر سے سارا عالم کانپ رہا ہے، بر اعظم افریقہ ہو یا ریاست ہائے متحدہ امریکہ، روسی استعمار سے آزاد شدہ مسلم ریاستیں ہوں یا یورپ کی مسیحی دنیا، یا ایشیا کے تمام چھوٹے بڑے ممالک، غرض کائناتِ ارضی پر آباد انسانی دنیا میں اسلام ایک تہذیبی اور روحانی طاقت بن کر ابھر رہا ہے، جو اسلام دشمن طاقتوں کے لئے ایک چیلنج سے کم نہیں۔

اسلام کے خلاف متحدہ محاذ

اسلام کے اس بڑھتے ہوئے معاشرے کو روکنے کے لئے کفر کی تمام طاقتیں متحد ہو کر اسلام اور اس کے فدائیوں پر حملہ کر چکی ہیں۔ اور اپنی طاقتوں کو سمیٹ کر اسلام کو نرغے میں لینے کی تدبیر سوچ رہی ہیں، اسلام اور جاہلیت کا یہ باہمی معرکہ پہلے بھی تھا لیکن اب یہ علمی، فکری، تہذیبی اور سیاسی و اقتصادی ہر محاذ پر منظم اور منصوبہ بند طریقہ پر لڑا جا رہا ہے، اور اسلام کی حقیقی صورت کو مسخ کرنے کی ہر ممکن تدبیر کی جا رہی ہے۔ مثلاً

1۔ یہ پروپیگنڈا کہ اسلام ایک خونی اور دہشت پسند دین ہے اور انسانی جان کی اس کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ اسلام کے تعزیری قوانین، قاتل کو قتل، زانی کو سنگسار اور چور کے ہاتھ کاٹنا، حیوانیت اور بربریت کی نشانی ہونے کا پروپیگنڈا۔

3۔ بیک وقت چار بیویاں رکھنا، اور عورتوں کو سخت پردے اور برقع یا چادر میں ڈھانپ کر رکھنا اور بیک وقت ان کو تین طلاق دے کر گھر سے نکال دینے کا پروپیگنڈا۔

4۔ مردوں کا چہرے پر گھنی داڑھیاں رکھنا اور سپیروں اور مداریوں کی شکل کو اسلامی شکل و صورت قرار دینے وغیرہ کا پروپیگنڈا۔

داڑھی کے خلاف نفرت کا طوفان

یہ اور اس قسم کے دوسرے بہت سے جھوٹے پروپیگنڈے ہیں جو اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کے لئے کیے جا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کو تو چھوڑ یئے خود دین سے ناآشنا، رواجی اور خاندانی مسلمان بھی اس مکروہ پروپیگنڈے کا شکار ہو کر اسلام اور اسکی تہذیب و تعلیم سے متنفر اور دور ہوتے جا رہے ہیں جس کا مشاہدہ مسلم سماج اور خاص طور پر مسلم ممالک میں کیا جا سکتا ہے۔

اس سلسلے کی ایک عام لیکن اسلام کی نہایت اہم تہذیبی اور امتیازی خصوصیت جس سے ایک مسلم کی شخصیت کا اظہار ہوتا ہے یعنی داڑھی کا ذکر ہم خاص طور پر کرنا چاہتے ہیں جو اس مخالف لہر اور فتنہ فساد کے زمانے میں بحث و نزاع کا خاص موضوع بن گئی ہے کچھ لوگ ازراہ مذاق کہتے ہیں کہ "داڑھی اسلام میں ہے لیکن داڑھی میں اسلام نہیں ہے"

کچھ لوگ داڑھی کے بارے میں اتنی شدت اختیار کرتے ہیں کہ اسے کفر و اسلام کے درمیان حد فاصل سمجھتے ہیں اور کچھ لوگ اسے اتنی بے وقعت اور غیر اہم سمجھتے ہیں جیسے سر کا بال اور انگلیوں کے ناخن، کہ جب چاہا کاٹ کے پھینک دیا اور جب تک چاہا چھوڑے رکھا۔

عالم اسلام میں داڑھی کا حشر

بد قسمتی سے داڑھی کے بارے میں یہی خیال عوام الناس بلکہ خواص میں بھی عام ہو گیا ہے، اور پورا عالم اسلام داڑھی منڈانے کے اس مرض میں مبتلا ہو گیا ہے۔ خاص طور پر مصر، بیروت، شام، لیبیا، الجزائر، ترکی، ایشیائی ممالک، انڈونیشیا، پاکستان، بنگلادیش، ہندوستان اور خلیجی ممالک ہیں۔ یہ بیماری وبائے عام کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ فوج، پولیس، اور سرکاری ملازمین اور حکومت کے اعلی عہدے دار، اونچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم یافتہ حضرات، وکلاء، ڈاکٹرز، پروفیسرز، شعراء، ادباء، سیاسی لیڈر اور بعض علماء عام طور پر منڈاتے ہیں۔

بعض اسلامی ممالک میں تو بڑے بڑے قابلِ احترام مذہبی مناصب پر فائز علمائے کرام، حدیث و تفسیر کے فن میں ممتاز حیثیت کے مالک، مفتی و محدث، فقیہ و مجتہد حتیٰ کہ مساجد کے خطیب اور آئمہ کرام حضرات بالکل مونچھ اور داڑھی سے صفاچٹ چہروں کے ساتھ منبر و محراب پر فائز ہوتے ہیں۔

یہ حضرات علومِ شریعت کے حامل، داعی، معلم اور مرشد ہیں، امت میں روحانی پیشوا اور مذہبی قائد مانے جاتے ہیں، مسلمانوں کا سوادِ اعظم، ان کی مذہبی پیروی کرتا ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی عامۃ المسلمین میں داڑھی منڈانے کا مرض عام ہو گیا ہے، اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ داڑھی رکھنے والوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ داڑھی منڈے مسلمانوں کی اکثریت میں چند داڑھی رکھنے والوں کو اجنبی سمجھا جاتا ہے۔

بلکہ اب داڑھی کو رجعت پسندی، مذہبی کٹر پن، بلکہ (اللہ تعالیٰ معاف کرے) بیوقوفی اور حماقت کی علامت سمجھا جاتا ہے اور یہ بات تو اب عام ہو چکی ہے کہ داڑھی منڈانا عیب نہیں سمجھا جاتا اور داڑھی کو ایک پرسنل، ذاتی اور شخصی مسئلہ سمجھ لیا گیا ہے، جو محض ذاتی پسند اور فرد کا پرائیویٹ مسئلہ بن چکا ہے، جس کا دین و شریعت سے کوئی تعلق نہیں اور جو لوگ اس مسئلے کو اچھالتے ہیں اور داڑھی کو شریعتِ اسلامی کا اہم جز قرار دیتے ہیں۔ لوگ انہیں بے وقت کی راگنی الاپنے کا الزام دیتے ہیں۔ آج کی سائنسی ترقی پذیر دنیا میں داڑھی پسند لوگوں کو جاہل اور رجعت پسند سمجھتے ہیں اور نہایت حقارت سے ان کی نصیحتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں۔

ان مایوس کن حالات میں ادارہ الدار السلفیہ اور سلیمان اکیڈمی کا داڑھی کے موضوع پر کسی کتاب کا شائع کرنا بڑی جسارت، بلکہ الحاد اور بے دینی اور اسلام بیزاری کے اس طوفان کو تنکوں سے روکنے کے برابر تصور کیا جائے گا، اور شاید کتنے لوگ اسے "نقار خانے میں طوطی کی آواز" سمجھیں۔ لیکن بقول اقبال

گرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں

مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

اسلام وقت اور زمانے کی قید اور حد بندیوں سے بلند ہے۔ اس کی ہر چھوٹی بڑی تعلیم ہر دور میں یکساں اہم اور مفید ہے اور عوام کو "اسلام کامل" کی دعوت دینا اور انہیں دین میں مکمل طور پر داخل ہونے کی تلقین کرنا ہر دور کے غیور مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور میں داڑھی کی اہمیت

آج کل جبکہ بعض ممالک خصوصاً بر صغیر پاک وہند میں داڑھی رکھنا فریضہء جہاد کی ادائیگی سے کم نہیں، ایک داڑھی والا شرعی شکل وصورت کا مالک مسلمان یقیناً مجاہد اور بہادر انسان ہے کیونکہ وہ اپنی داڑھی کی وجہ سے ہر جگہ ممتاز اور سب میں مرد مسلمان کی حیثیت سے پہچانا جائے گا۔ فتنہ وفساد کے زمانے میں جب کہ لوگ چھپ چھپا کر سفر کرتے ہیں، غریب داڑھی والا مسلمان خواہ ریل میں سفر کر رہا ہو یا بس میں، بازار میں ہو یا سرکاری دفاتر میں، ہر جگہ مسلمان کی حیثیت سے جانا پہچانا جائے گا، اس کی داڑھی اسلام دشمن لوگوں کو ہر وقت چیلنج کرتی رہے گی۔ ایسی حالت میں ایک مسلمان کا داڑھی رکھنا یقیناً قوتِ ایمانی اور جرأت و غیرت کی بات ہے۔

جنوری ۹۳ء بمبئی کے فسادات میں بہت سے لوگوں نے داڑھیاں مونڈ لی تھیں اور اپنی اسلامی شکل وصورت بدل ڈالی تھی۔ لیکن ایسے کمزور ایمان والے لوگ بھی دشمنوں کے حملے سے نہ بچ سکے۔ اس وقت غیر مسلموں نے داڑھی منڈے مسلمانوں کو پہچاننے کا یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ وہ ایسے لوگوں کو السلام وعلیکم کہہ کر مخاطب کرتے تھے اور وعلیکم السلام کا جواب پاتے ہی حملہ کر دیتے تھے اور صاف کہتے تھے کہ تم داڑھی منڈا کر اور اپنی مذہبی شکل وصورت بدل کر ہم سے بچ نہیں سکتے۔

ایسے لوگ بے یارومددگار ہو کر بڑی بے بسی سے مار کھاتے تھے کیونکہ انصاف پسند عوام انہیں غیر مسلم سمجھ کر اور آپس کا جھگڑا جان کر گزر جاتے تھے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوا ہے کہ داڑھی والے مسلمانوں پر جب حملہ ہوا تو رحم دل اور انصاف پسند غیر مسلموں نے ان کی بھرپور مدد نہ کی ہو اور انہیں گھر نہ پہنچایا ہو۔ بلا شبہ ایسے دور میں داڑھی رکھنا اور داڑھی کی قیمت چکانا آسان کام نہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو غیر مسلم بستیوں میں اکا دکا آباد ہیں اور فضا گرم ہونے پر انہیں دوا علاج کے لئے بھی باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ پھر بھی جن لوگوں نے اپنی اسلامی شناخت باقی رکھی اور اپنے دین کی محبت کی خاطر اپنی شکل وصورت اسلامی بنائے رکھی یقیناً وہ دس گنا اجر کے مالک اور ہتھیلی پر انگار رکھنے کے برابر ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ایسے ہی صاحبِ ایمان غیرت مند مسلمانوں کی بابت فرمایا ہے:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ" الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِيْنِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ (الترمذی: ۴ ،۵۲۷)

"لوگوں پر ایسا بھی وقت آئے گا جب دین پر سختی سے عمل کرنے والا ہاتھ پر آگ کا ٹکڑا اٹھانے والے کے برابر ہوگا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کے بارے میں ایک ایمانی جائزہ

آج مسلمانوں میں داڑھی منڈانے کا رواج عام ہو گیا ہے، جب کہ یہ اسلام کا شعار اور رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ اگر داڑھی منڈانے والے ان مسلمانوں سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی سنت سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے اور اسلام سے اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کرنے کے لئے داڑھی منڈانا چھوڑ دیں تو ہمیں شبہ ہے کہ شاید داڑھی منڈانے والے مسلمانوں کی اکثریت اس حکم پر عمل کرنے سے انکار کر دے گی۔ کیونکہ داڑھی منڈانے اور چہرہ صاف کروانے کی عادت ان کے دلوں میں پوری طرح پیوست ہو چکی ہے اور وہ کسی طرح اس کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہوں گے۔

اس معمولی اور مختصر جائزے سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ عام مسلمانوں میں ایمانی غیرت اور سنتِ رسول سے کتنی محبت باقی رہ گئی ہے۔ تو بھلا وہ پورے دین پر کہاں تک جمے رہ سکتے ہیں۔

داڑھی کی حقیقت اور اہمیت

بہر حال حالت بدلنے سے دین نہیں بدل سکتا اور اکثریت کی بے عملی سے وہ چیز جائز نہیں ہو سکتی۔ حق حق ہے چاہے کتنے ہی کم لوگ اس پر عمل کریں اور باطل باطل ہے چاہے کتنے ہی کثرت سے لوگ اس پر عمل کریں۔ داڑھی اسلام کا شعار ہے جس کی تعظیم تقویٰ کی علامت ہے۔

اللہ نے فرمایا ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ (الحج/ ۳۲)

"اور اللہ کی یاد کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔"

یقیناً مسلمان کی داڑھی اللہ کی محبت کی یادگار ہے اور تقویٰ کی نشانی ہے۔ دل میں جس قدر اللہ کی محبت ہو گی اسی قدر اللہ کی نشانیوں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے عملی لگاؤ ہو گا۔ داڑھی منڈا کر آدمی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا دعویٰ کر نہیں سکتا۔ داڑھی سنت رسول ﷺ ہے تو جس کو رسول ﷺ کی سنت پسند نہیں اسے رسول کی شریعت کیسے پسند ہو سکتی ہے؟

داڑھی شجر طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑ زمین میں گہری ہوتی ہے اور باہر شاخ پھول اور پتیوں سے لدا رہتا ہے، اسی طرح ایمان دل کے اندر پیوست رہتا ہے اور باہر داڑھی کی شکل میں شاخ اور پتیوں سے ہرا بھرا رہتا ہے۔ جس نے چہرے سے داڑھی صاف کی اس نے دل کے اندر سے ایمان صاف کر لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی مسلمان کی امتیازی شان ہے، جس نے اس شان اور عظمت کو باقی رکھا اس نے اسلام کی عظمت کو باقی رکھا اور جس نے اس شان کو مٹایا، اس نے اسلام کی شان اور عظمت کو مٹایا۔

داڑھی انسان کا حسن وجمال ہے

داڑھی قدرت کا عطیہ ہے جو انسانوں کے لئے مردانگی کی علامت اور اس کے سراپا کے لئے حسن وجمال ہے۔ اللہ نے مردوں اور عورتوں کو اور نر اور مادہ کو اسکی فطرت کے مطابق شکل وصورت عطا کی ہے مادہ کو سبک اور لطیف بنایا ہے، اس کے چہرے کو بالوں کی کثافت سے پاک رکھ کر اس میں جنسی کشش اور فطری لطافت پیدا کر دی ہے۔ اس کے برعکس مرد اور نر کو بارعب اور حاکمانہ سطوت عطا کی ہے شیر کو ایال عطا کی اور شیرنی کو چہرے کی لطافت بخشی، اسی طرح عورت کو حسین ولطیف چہرہ عطا کیا اور مرد کو مونچھ اور داڑھی کا مردانہ امتیاز بخشا۔ ان دونوں جنسوں کا حقیقی حسن وجمال ان کی حقیقی شکل وصورت میں پوشیدہ ہے عورتوں کی زلفیں اور مردوں کی داڑھیاں الگ الگ جنس کی علامت ہیں، جو لوگ ان شکلوں کو بدلتے ہیں وہ قدرتی تخلیق میں تبدیلی کر کے اپنی فطرت سے بغاوت کرتے ہیں۔

داڑھی بڑھانا اور مونچھ چھوٹی رکھنا انسانی فطرت ہے

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

عَشْرَۃٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ، قَصُّ الشَّارِبِ، وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ وَالسِّوَاکُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَۃِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ وَالْمَضْمَضَۃُ

(مسلم ۱/ ۱۲۳)

"دس باتیں انسانی فطرت میں شامل ہیں، مونچھ چھوٹی کرنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن کاٹنا، تمام جوڑوں کا دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، استنجا کرنا، اور کلی کرنا"

اس فرمان نبویؐ سے معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا اور مونچھیں چھوٹی رکھنا اسلامی فطرت ہے اور انسان اسی فطرت پر پیدا ہوا ہے اور اسی فطرت پر عمل کرنا دین قیم ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الروم : ۳۰)

"تم یکسو ہو کر اپنے چہرے کو دین کی طرف پھیر دو اور اللہ کی فطرت کو اختیار کرو جس پر اللہ نے سب کو پیدا کیا اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔

اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ اللہ نے جس فطرت میں انسانوں کو پیدا کیا ہے اس پر سختی سے قائم رہنا چاہیے اور فطرت الٰہی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرنی چاہیے اللہ کی فطرت پر چلنا ہی اللہ کا سچا دین ہے۔ اور جیسا کہ مسلم کی صحیح حدیث میں گزرا ہے کہ داڑھی انسان کی فطرت میں شامل ہے اس لئے اسے دین فطرت کا ایک جز سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنا ہر صحیح الفطرت انسان کا فرض ہے۔

داڑھی رکھنا تمام سچے انسانوں کا عمل رہا ہے

داڑھی رکھنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور انسانی تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کے تمام سچے اللہ کے بندے فطرت الٰہی پر قائم تھے، انبیاء، شہداء، صدیقین اور صالحین امت سب کے سب داڑھی رکھنے والے اور اللہ کی پیدا کردہ فطرت وجبلت پر قائم تھے، جن کی (حق اور سچائی کی) راہ پر چلنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے، ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع کر کے بنی اسرائیل کے تمام مشہور انبیاء کا ذکر فرما کر ان سب کی بتائی ہوئی راہ ہدایت اور سنت رسالت پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔ ارشاد ہے:۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ

"اور یہ ہماری حجت تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے میں دی تھی، ہم جس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں مرتبوں میں بڑھا دیتے ہیں، بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا بڑا علم والا ہے۔
اور ہم نے ان کو (ایک بیٹا) اسحاق اور (ایک پوتا) یعقوب دیا، ہر ایک کو ہم نے راہ حق کی ہدایت دی اور ابراہیم سے پہلے زمانے میں ہم نے نوحؑ کو ہدایت کی اور ابراہیمؑ کی اولاد میں سے داؤدؑ کو اور سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو اور یوسفؑ کو اور موسیٰؑ کو اور ہارونؑ کو اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزائے خیر دیا کرتے ہیں۔ اور زکریاؑ کو اور یحییٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور الیاسؑ کو اور یہ سب صالح لوگوں میں سے تھے۔ اور اسماعیلؑ کو اور یسعؑ کو اور یونسؑ کو اور لوطؑ کو اور ان میں سے ہر ایک کو ان زمانوں والوں پر ہم نے فضیلت دی۔ اور ان کے کچھ باپ دادوں کو اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو اور ہم نے ان سب کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو سیدھے راستے کی ہدایت کی۔ اور یہ اللہ کی ہدایت ہے اور یہی دین ہے اپنے بندوں میں جس کو چاہے اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر فرض کرلو کہ یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کیا کرتے تھے۔ شرک سے سب اکارت ہو جاتے۔ یہ ایسے تھے کہ ہم نے ان سب کو کتاب اور حکمت کے علوم اور نبوت عطا کی تھی تو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کریں تو ہم نے ان کے لئے بہت سے ایسے لوگ مقرر کردئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں۔ یہ سب حضرات ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے راہ حق پر چلایا تھا تو آپ بھی انہیں کے طریقے پر چلئے۔"

یہ انبیاء کرام کی مقدس جماعت کا ذکر ہے جو دنیا میں سب سے مقدس، متقی اور اللہ کے محبوب بندے تھے ان میں سب کے سب حضرات داڑھی اور مونچھ والے تھے اور انہیں کی سیرت اور شریعت کی ان کے زمانے والوں نے اقتداء کی تھی اور خاتم الانبیاء رسول اکرم ﷺ کو بھی انہیں سابقہ پیشوایان کی راہ حق و عمل پر چلنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ www.kitabosunnat.com

رہی یہ بات کہ ان حضرات کی داڑھیاں تھیں یا نہیں تو اس کا ذکر بھی حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے واقعہ میں ملتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب حکم الٰہی سے کوہ طور پر تشریف لے گئے اور حضرت ہارون کو بنی اسرائیل کی رہنمائی کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ تو اسی مدت میں سامری نے بچھڑا بنا کر سب کو گوسالہ پرستی کا عادی بنا دیا۔ حضرت ہارونؑ ہر چند کہ ان کو منع کرتے رہے لیکن یہ حضرت موسیٰ کے آنے کا بہانہ کر کے ٹالتے رہے اور جب حضرت موسیٰ تشریف لائے اور بنی اسرائیل کو بت پرستی میں مبتلا پایا تو غصے سے بے قابو ہو کر حضرت ہارون کی داڑھی اور سر کے بال پکڑ لیے اور انہیں تنبیہ فرمانے لگے تو حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارونؑ نے منع کیا۔

قَالَ يَا بْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ O (طٰہٰ: ۹۴)

"ہارونؑ نے کہا اے میرے ماں جائے تم میری داڑھی نہ پکڑو اور نہ سر کے بال پکڑو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفریق ڈال دی اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا۔"

سابقہ انبیاء کرام کے اس تفصیلی ذکر سے اتنا ثبوت ملا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے چہرے پر داڑھی تھی اور اتنی لمبی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا جس سے معلوم ہوا کہ داڑھی انبیائے سابقین کی سنت رہی ہے اور یہ اللہ کے تمام محبوب بندوں کا شعار رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان تمام پیشوایان امت کی اقتدا کا ہم سب کو حکم دیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ کی داڑھی خوب گھنی تھی

رسول اللہ ﷺ کی داڑھی خوب گھنی اور لمبی تھی اور آپ ﷺ نے اسے بغیر کسی چھیڑ چھاڑ کے مطلق چھوڑ رکھا تھا۔ اور دائیں بائیں اور نیچے کہیں سے بھی کاٹتے نہیں تھے۔

صحیح مسلم میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شمط مقدم راسه ولحيته وكان اذا ادهن لم يتبين واذا شعث راسه تبين وكان كثير شعر اللحيه . (مسلم: ۴/ ۱۸۲۲)

"حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال اور داڑھی میں سفید بال اُگنا شروع ہو گئے تھے، اور جب آپ تیل استعمال کرتے تو ظاہر نہ ہوتا اور جب بال پراگندہ ہوتے تو معلوم ہونے لگتا اور آپ کی داڑھی کے بال بہت کثیر تھے۔"

اور شمائل ترمذی میں ابن ابی ہالہؓ سے مروی ہے، وہ رسول اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان فرما رہے تھے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُّ اللِّحْيَةِ .

"رسول اکرم ﷺ خوب گھنی داڑھی والے تھے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور الوفا باحوال المصطفیٰ میں ابن جوزیؒ نے رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کے ذکر میں فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَظِيْمَ اللِّحْيَةِ.

"آنحضرت ﷺ بڑی داڑھی والے تھے۔"

نیز بخاری اور ابو داؤد میں ہے کہ ابو معمر نے حضرت خبابؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا ہاں! ہم نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ تو انہوں نے کہا! آپ کی داڑھی کی حرکت کرنے سے۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی داڑھی اتنی بڑی تھی کہ لب مبارک ہلنے سے حرکت کرتی تھی۔

اس طرح مشکوٰۃ میں ابو داؤد کے حوالہ سے حضرت انسؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو ہتھیلی میں پانی لے کر داڑھی میں ڈالتے اور ٹھوڑی کا خلال کیا کرتے تھے۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی داڑھی خوب گھنی، خوب لمبی اور بڑی تھی جو بولتے وقت ہلتی تھی جس سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ داڑھی لمبی رکھنا سنت رسول ہے اور سنت رسول پر عمل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.(الحشر:۷)

"اور رسول جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔"

داڑھی کی شرعی حیثیت

داڑھی بڑھانا واجب ہے:

اگر کوئی یہ کہے کہ آج مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی داڑھی رکھتے ہیں خاص طور پر سکھ، یہودی، عیسائی، سادھو، یہ سبھی لوگ لمبی داڑھیاں رکھتے ہیں۔ لہٰذا داڑھی کی خصوصیت کیا رہ گئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سب لوگ عام طور پر داڑھی رسم ورواج یا فیشن کے لئے رکھتے ہیں جب کہ ہم مسلمانوں کے لئے داڑھی رکھنے کا شرعی حکم ہے داڑھی رکھنا شریعت محمدی کا قانون ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے فرمایا:

اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللُّحٰى.

"مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

اور ابو داؤد کی روایت ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰی وَخَالِفُوا الْمَجُوْسَ.

"مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔

اَمَرَنَا بِاِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ.

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے۔"

حکم نبویؐ سے وجوب ثابت ہوتا ہے جس پر عمل کرنے سے ثواب ملے گا اور عمل نہ کرنے سے گناہ ہوگا اور چھوڑنے والے کو سزا دی جائے گی۔ اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کے حکم سے یہ ثابت ہوا کہ داڑھی منڈانا حکم نبوی کی صریحاً مخالفت ہے اور حکم نبوی کی مخالفت کرنے والا منکر رسول ہے جیساکہ ارشاد نبوی ہے۔

كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى. (رواہ البخاری)

"میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ان کے جو انکار کرے، پوچھا گیا یارسول اللہ انکار کس نے کیا، فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔"

رسول اللہ ﷺ نے داڑھی کے بارے میں "اعفوا" کا لفظ فرمایا ہے۔ یعنی داڑھی سے چھیڑ چھاڑ مت کرو، اسے پوری بڑھنے دو، کہیں سے کانٹ چھانٹ مت کرو کیونکہ اعفاء کا مطلب ہوتا ہے پوری طرح چھوڑ دینا۔ لفظ چھوڑ دینے کا ایک مفہوم یہ نکلتا ہے کہ اسے ہرگز نہ مونڈو، نہ کترو، نہ نوچو، بالکل اپنے فطری حال پر چھوڑ دو، چھوڑ دینے کے حکم سے نہ کاٹنے کا حکم خود بخود سمجھ میں آجاتا ہے اس لئے رسول اکرم ﷺ کی منع کی ہوئی چیزوں سے کلی طور پر بچنا ہر مومن کا ایمانی فرض ہے جیساکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

www.kitabosunnat.com

وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا. (مسلم)

"جس بات سے میں نے تم کو منع کیا ہے اس سے رک جاؤ۔"

لہٰذا جو لوگ پوری داڑھی میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا نصف رخساروں کو استرے سے صاف کرتے ہیں یا صرف ٹھوڑی پر تھوڑی سی داڑھی رکھتے ہیں یا پوری داڑھی مشین سے چھوٹی کرا لیتے ہیں، یا فرنچ کٹ رکھتے ہیں، ان تمام صورتوں میں حکم رسول "اعفوا اللحی" داڑھی بڑھاؤ کے صریحاً خلاف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی اپنی طبیعت اور پسند سے نہیں بلکہ اتباع سنت کے جذبے سے نمونہ رسول کے مطابق رکھی جائے گی، تو اللہ کے نزدیک مقبول ہوگی ورنہ طریقہ رسول کی مخالفت کی وجہ سے گناہ اور سزا کے مستحق ہونگے۔

داڑھی منڈانا سنت رسول ﷺ سے انکار کرنا ہے

رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي (رواہ البخاری)

"جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ میری امت میں نہیں"

اللہ تعالیٰ نے سنت رسول کی مخالفت کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرمائی ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (النور: ٦٣)

"جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر دنیا کی کوئی آفت نہ آپڑے یا ان پر آخرت میں کوئی دردناک عذاب نازل نہ ہو جائے"

یہ تنبیہ ان سب کے لئے ہے جو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے فتنہ و عذاب میں مبتلا کئے جانے کے مستحق ہیں۔ اللہ نے اپنے رسول کو امت کے لئے "اسوہ" نمونہ عمل بنایا ہے۔ اور یہ نمونہ اللہ کی مرضی کی نشانی ہے ان پر عمل کرنے سے اللہ راضی ہے اور نہ عمل کرنے سے اللہ ناراض ہے کیونکہ رسول کا حکم و عمل اللہ کا حکم ہے اللہ کا ارشاد ہے۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (النسا: ٨٠)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگراں کر کے نہیں بھیجا۔"

نیز فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

"بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"

نیز پہلے یہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ آپ نے فرمایا:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی (بخاری)

”جس نے میرے کہنے پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (میری رسالت وسنت سے) انکار کیا۔“

داڑھی رکھنا سنتِ رسول ہے

کچھ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ داڑھی سنن الفطرہ میں شامل ہے اور اس کا تعلق انسانی عادات وخصائل میں سے ہے، جیسے ناخن کاٹنا، موئے زیر ناف لینا وغیرہ اور اس کا مذہب اور شریعت سے تعلق نہیں اس لئے اس مسئلے پر سختی کرنا اور مذہب اور شریعت کے نام سے اس پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے۔

شریعت اسلامیہ میں شیطان کے گھسنے کا یہی وہ چور دروازہ ہے جہاں سے ابلیس نے قیاس اور ذاتی رائے کے ذریعہ عوام اور خواص کو گمراہ کیا اور مسلمانوں کی بڑی تعداد کو داڑھی منڈا بنا کر سنت رسول سے ہٹایا۔

یہ صحیح ہے کہ داڑھی بڑھانا اور ناخن کٹوانا انسانی فطرت میں سے ہے، لیکن جب انسان کی ان فطری باتوں کو اللہ تعالیٰ نے دین قرار دے کر شریعت محمدی کا جزبنا دیا تو اب ان کی حیثیت صرف عادات کی نہیں بلکہ سنت رسول کی ہوگئی ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الروم: ۳۰)

”تم یکسو ہو کر اپنے چہرے کو دین کی طرف پھیر دو اور اللہ کی فطرت کو اختیار کرو جس پر اللہ نے سب کو پیدا کیا ہے اللہ کی پیدا کردہ (اس فطرت میں) میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

جب یہ صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے امت کو داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا اور خود بھی داڑھی رکھ کر امت کے لئے عملی نمونہ پیش کیا ہے، تو اب داڑھی کو فطرت انسانی کی بجائے سنت محمدی سمجھنا چاہیے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

”بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی پیدا کردہ شکل وصورت پر قائم رہنا چاہیے

اللہ نے مردوں اور عورتوں کو ان کی فطرت کے مطابق حسن وجمال عطا فرمایا ہے۔ مردوں کو حاکمانہ شکل وصورت عطا کی تاکہ وہ دنیا کا نظام سنبھال سکیں اور عورتوں کو نسوانی حسن وجمال عطا کیا تاکہ وہ مردوں کے لئے سکون واطمینان کا ذریعہ بن سکیں، چنانچہ مردوں کو مردانگی کی علامت داڑھی عطا کی اور عورتوں کو نسوانی علامت چوٹی اور سینے کا حسن عطا کیا اور سماجی زندگی میں ان کی شکل وصورت کے مطابق دونوں کو الگ الگ ذمہ داریاں عطا کیں، اور دونوں کی صورتیں الگ الگ بنائیں اور انہیں فطرت الٰہی قرار دیا اور ان میں ذرا بھی تبدیلی اور تغیر کو حرام قرار دیا۔ فرمایا؛

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (الروم : ۳۰)

"یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ نے سب کو پیدا کیا ہے، (اللہ کی پیدا کردہ) اس فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں۔"

اس لئے مرد کو مردانہ شکل وصورت میں رہنا چاہیے اور عورت کو اپنی نسوانی شکل وصورت میں۔ نہ عورت کو مردانہ شکل اختیار کرنی چاہیے، نہ مرد کو زنانہ شکل یہ تبدیلی دونوں کے لئے حرام اور ممنوع ہے، اور اس بارے میں رسول اکرم ﷺ نے صاف لفظوں میں ممانعت فرمائی ہے۔

مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ؛ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ (اخرجہ امام احمد : ۲/ ۲۰۰)

"عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ عورت ہم میں سے نہیں جو مردانہ شکل وصورت اور مشابہت اختیار کرے اور وہ مرد ہم میں سے نہیں جو عورتوں کی شکل صورت ومشابہت اختیار کرے"

اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ (رواہ ابوداؤد)

"رسول اللہ ﷺ نے مردانی شکل وصورت اختیار کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

آج کل جو مسلمان داڑھی منڈا کر، عورتوں جیسا چہرہ بنا کر، انگریزی زلفوں والے بال بڑھا کر، پھول دار لباس پہن کر اور عورتوں کی طرح بن سنور کر رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

لَعَنَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمْ (اخرجہ البخاری: ۷ / ۵۵)

"رسول اللہ ﷺ نے مردوں میں سے مخنث لوگوں کو اور عورتوں میں مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی اور حکم دیا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔"

اس سے معلوم ہوا کہ لباس، شکل وصورت، بات چیت، چال ڈھال میں، مردوں کا عورتوں کی نقل کرنا اور عورتوں کا مردوں کی نقل کرنا حرام اور قابل لعنت فعل ہے۔ اور اس حقیقت کو سب تسلیم کرتے ہیں کہ داڑھی مونڈنا عورتوں کی مشابہت ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان امتیازی فرق داڑھی کی وجہ سے ہے، لیکن جب مرد مونچھ داڑھی صاف کر دے تو اس کی مردانگی چھپ جاتی ہے اور اس کی شکل عورتوں کی طرح بن جاتی ہے اور اس کے چہرے کا وقار وجاہت، رعب و دبدبہ اور تمام مردانہ ہیئت کذائی بدل جاتی ہے اور ایک طرح سے اللہ کی خلقت اور پیدائش کو بدل دینا ہے، جس پر لعنت کی گئی ہے۔ اور یہ متفقہ طور پر حرام بھی ہے بلکہ شریعت میں ان تمام چیزوں کا استعمال حرام قرار دیا گیا ہے جن سے مرد، عورت دکھائی دے اور عورت پر مرد ہونے کا شبہ ہو جیسے مردوں کے لئے مہندی لگانا، چوڑی پہننا، زنانہ کپڑے استعمال کرنا، اور عورتوں کے لئے مردانہ جوتے پہننا، بال چھوٹے کروانا، مردانہ لباس پہننا وغیرہ۔

داڑھی اللہ کی نعمت ہے اسکی قدر کرنی چاہیے۔

اللہ تعالی نے عورتوں اور مردوں کی جو فطری شکل و صورت بنائی ہے وہ اس کی قدرت کی کاریگری ہے جس کی اللہ نے خود تعریف کی ہے، فرمایا۔

وَصَوَّرَکُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَکُمْ (التغابن: ۳)

"اور اللہ نے تمہاری صورت بنائی تو کتنی اچھی تمہاری صورت بنائی"

نیز فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍO (التین : ۴)

"بے شک ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا کیا۔"

یعنی مردوں اور عورتوں کی حقیقی فطری شکل وصورت اللہ کے نزدیک نہایت خوبصورت اور قابل تعریف ہے۔ اللہ نے ابنِ آدم کی اس خلقت کو اپنی طرف سے قابل عزت قرار دیا ہے انسانوں کو اپنی فطری اور پیدائشی شکل وصورت پر زندگی گزارنا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ کرنا اللہ کی خلقت اور کاریگری کی قدردانی کرنا ہے لیکن اگر مرد داڑھی مونڈ کر زنانہ شکل بنالیں اور عورتیں مردانہ لباس پہن کر اپنا عورت ہونا بدل ڈالیں تو یہ اللہ کی نعمت کی ناقدری اور ناشکری ہے اور قدرت کی اس شاہکار کاریگری کی اہانت اور تحقیر بھی ہے۔

داڑھی منڈانا کیوں حرام ہے؟

شریعت اسلامیہ میں داڑھی منڈانے کی ممانعت کی کئی وجوہات ہیں

۱۔ داڑھی مردوں کے لئے اللہ کی پسندیدہ نعمت ہے جس کی قدر کرنی چاہیے اور اسے باقی رکھنا چاہیے

اللہ نے فرمایا:۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (التغابن : ۳)

"اور اللہ نے تمھاری صورت بنائی اور کتنی اچھی صورت بنائی"

اسے مونڈنا اور خراب کرنا اللہ کی نعمت کی ناقدری ہے۔

۲۔ داڑھی شریعت اسلامیہ کا ایک جز ہے اس پر عمل کرنا چاہیے

اللہ کا ارشاد ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ O

(الجاثیہ :۱۸)

"پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقے پر کردیا ہے تو آپ اسی طریقے پر چلیں اور ان جہلاء کی خواہشوں پر نہ چلیں"۔

معلوم ہوا کہ داڑھی شریعت اسلامیہ کا ایک خاص حکم ہے اس پر دائیں بائیں دیکھے بغیر سختی سے عمل کرنا چاہیے اور دنیا کی گمراہ قوموں کا خیال دل میں نہیں لانا چاہیے کیونکہ شریعت الٰہی خود ایک مستقل نظام حیات ہے، جو دنیا کے کسی نظام کی محتاج نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ داڑھی منڈانا اکثریت کی غلامی ہے جس سے نجات پانا ہر مسلمان کا فرض ہے

چونکہ آج یہود و نصاریٰ اور مشرک قومیں جیسے ہندوستان کے بت پرست ہندو داڑھی منڈاتے ہیں۔ تو محض اکثریت کے خوف اور ان کی کلچرل غلامی کے خیال سے داڑھی منڈانا انتہائی بزدلی اور دین میں سراسر گمراہی ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الانعام: ۱۱۶)

"اگر آپ زمین والوں کی اکثریت کی اطاعت کریں گے تو وہ آپکو راہ الٰہی سے بھٹکا دیں گے۔"

۴۔ داڑھی منڈانا کفار کی مشابہت اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی صریح مخالفت ہے۔

چونکہ اسلام نے مسلمانوں کو ایک مستقل نظام معاشرت عطا کیا ہے جو ساری دنیا کے لئے بہترین نمونہ عمل ہے، اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے اس تمدنی و معاشرتی نظام زندگی کو دل سے پسند کرے اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کرے اور ذہنی غلامی، اور اکثریت کو خوش کرنے کے لئے ان کی تہذیب کو ہرگز نہ اپنائے۔

چونکہ داڑھی منڈانا یہود و نصاریٰ اور ہندو بت پرستوں کا شعار ہے، اس لئے داڑھی منڈوا کر ان کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے کیونکہ ان کی مشابہت اختیار کرنا دراصل ان کی کافرانہ تہذیب سے محبت رکھنا ہے اور ساتھ ہی سنت رسول اللہ ﷺ سے نفرت کرنا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے :۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْآ اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ. (المجادلہ: ۲۲)

"جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے کنبے کے لوگ ہوں۔"

کیونکہ دین میں دوستی اور پسند کا معیار اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے اور بس چونکہ ہر مسلمان کا یہ ایمان اور عقیدہ ہونا چاہیے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"سب سے بہتر طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔"

اور رسول اکرم ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ گھنی داڑھی رکھتے تھے مونچھیں چھوٹی رکھتے تھے آپ نے زندگی بھر کبھی معاذاللہ داڑھی نہیں منڈائی، نہ آپ کے صحابہ کرام میں سے کسی نے داڑھی منڈائی، نہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی نے داڑھی منڈائی، تو جو شخص اللہ کے ان محبوب بندوں کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ کے دشمنوں یہود و نصاریٰ، مجوس اور ہندوؤں کی نقالی کرتے ہوئے اپنی داڑھیاں منڈاتے اور مونچھیں صاف کرتے ہیں اور اپنی شکل و صورت ان مشرکین اور مخالفین اسلام جیسی بناتے ہیں تو ایسے لوگ اللہ کے دشمن اور لعنت کے مستحق ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللُّحٰی (مسلم)

"مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ"۔

آج دنیا میں مسلمانوں کا مقابلہ عقیدے، تہذیب اور سیاست ہر میدان میں کیا جا رہا ہے اگر مسلمانوں نے ان تینوں چیزوں میں اپنی دینی خصوصیت اور امتیاز کو باقی نہیں رکھا تو اسلام اور مسلمانوں کا وجود ہی دنیا سے ختم ہو جائے گا۔

داڑھی منڈانا فطرت الٰہی سے بغاوت کرنا ہے

کیونکہ اسی فطرت پر تمام انبیائے سابقین اور سابقہ تمام شریعت الٰہیہ قائم تھیں۔ اور فطرت انسانی کبھی بدل نہیں سکتی اس لئے داڑھی منڈوا کر لوگ اپنی فطرت سے بغاوت کرتے ہیں۔

داڑھی کے بارے میں شیطان کا فریب

شیطان جو انسان اور خاص طور پر مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے اس نے مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کر کے دین اور سنت نبویہ سے دور کر رکھا ہے اللہ نے شیطانی ضلالت سے ہم کو آگاہ کیا ہے۔ فرمایا:

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا O (النساء: ۱۱۷-۱۱۹)

"یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر چند مؤنث چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جو سرکش ہے، جس پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس نے کہا تھا۔ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنی اطاعت کا مقرر حصہ وصول کروں گا۔ اور میں ان کو آرزوؤں میں مبتلا کروں گا اور میں ان کو حکم دوں گا جس سے وہ چوپایوں کے کانوں کو تراشیں گے اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بگاڑیں گے اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ صریح نقصان میں ہوگا۔"

ان آیات سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانے کی تعلیم شیطان نے دی ہے اور اسی نے اس عمل کو انسانوں میں خوب بنا سنوار کر پیش کیا ہے جس میں آج ساری دنیا مبتلا ہے اور اس بارے میں مسلم اور کافر کی کوئی تمیز نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حکم الٰہی کے بغیر اللہ کی بنائی ہوئی شکل وصورت میں تبدیلی کرنا اللہ کی نافرمانی اور شیطانی کام ہے، جو قابل لعنت ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو حسن وجمال کے لئے اللہ کی بنائی ہوئی شکل وصورت کو بدل لیتی ہیں۔

اور مردوں کا داڑھی منڈا کر اپنی شکل وصورت بدلنا بھی اسی میں شامل ہے۔ اس طرح حسن و جمال کی خاطر خلقت الٰہی میں تبدیلی کرنا عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے یکساں حرام ہے۔

جدید دور کی شیطانی تہذیب

رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ انکی مخالفت فرمائی ہے اور اس حدیث میں وہ تمام باتیں شامل ہیں جو حسن وجمال کی خاطر مرد اور عورتیں کرتے ہیں۔

ارشاد نبویؐ ہے۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ تَعَالٰی (البخاری)

۱۔ نمص: چہرے کو خوبصورت بنانے کے لئے بالوں کو اکھاڑنا، بھوں کے بال کاٹنا، تاکہ بھویں کمان کی طرح ہلالی بن جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اَلْوَشْمُ. گودنا گودانا، تاکہ چہرے اور ہاتھوں پر مختلف قسم کے نقش بنا کر خوبصورتی پیدا کی جائے

۳۔ اَلتَّفَلُّجُ. دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنا تاکہ دانت بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح دکھائی دیں۔

۴۔ تَغْیِیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ. کسی اور فیشن کے ذریعہ مثلاً ناخن بڑھا کر، یا ناخنوں میں گہری پالش لگا کر یا عورت بالوں کو چھوٹے کرا کر اپنے حسن کو بڑھائے۔

۵۔ البارو کہ. مصنوعی بال لگا کر زیب و زینت بڑھانا یہ سراسر غیر مسلموں کی تقلید ہے۔ جو بالکل حرام ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

"جو کسی کافر قوم کی مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔"

۶۔ مردوں کا کالا خضاب استعمال کرنا۔ یعنی داڑھی اور بالوں کو کالے خضاب سے رنگ کر بڑھاپا چھپانا، رسول اللہ ﷺ نے سفید بالوں کو نوچنے اور اکھاڑنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۷۔ عورتوں کا سر کے بالوں میں مصنوعی بال ملا کر انہیں گھنا بنانا جسطرح حرام ہے اسی طرح بالوں کو منڈانا بھی حرام ہے، بلکہ علمائے اسلام نے عورتوں کے بال منڈانے کو مثلہ کرنے جیسا گناہ قرار دیا ہے۔ آج یہ وبا مغرب زدہ عورتوں میں عام ہو گئی ہے جو باقاعدہ بال ترشواتی ہیں اور چوٹی اور زلف کی جگہ اب انگریزی فیشن کے چھوٹے بال مردوں کی طرح رکھنے لگی ہیں جو سراسر سنت رسول سے انحراف اور اسلامی تہذیب سے بغاوت ہے۔

داڑھی منڈانے کے پردے میں

آج ساری دنیا میں داڑھی منڈانا فیشن بن گیا ہے اور یہ عام رواج بن چکا ہے جس کے بہت سے اسباب ہیں۔

۱۔ امرد پرستی۔ داڑھی منڈانے کے پردے میں جنسی ہوس اور امرد پرستی بھی شامل ہے۔ امرد پرستی دنیا کا بہت پرانا مرض ہے مردوں نے اپنے اندر جنسی کشش پیدا کرنے کے لئے اپنی مردانہ کھردری شکل کو نو عمر لڑکوں کی طرح بنانا شروع کیا جس سے داڑھی مونچھ اور پورا چہرہ عورتوں کی طرح صاف کرنا فیشن بن گیا ہے۔

۲۔ عمر چھپانا. داڑھی مونچھ صاف کرنے میں یہ جذبہ بھی شامل ہے کہ اس سے آدمی کی عمر کم معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے اور چہرے پر داڑھی نہ ہونے کی وجہ سے آدمی جوان معلوم ہوتا ہے جو سراسر فریب نفس اور حقیقت کی پردہ پوشی ہے۔

۳۔ داڑھی سے نفرت : داڑھی منڈانے کے پس پردہ داڑھی سے نفرت کا جذبہ بھی پایا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ چہرے پر داڑھی کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور داڑھی سے آزاد ہو کر آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں یہ نفاق اور ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ ایسے لوگ دین کے لئے کوئی معمولی قربانی بھی نہیں دے سکتے اور معمولی خوف اور آزمائش کے وقت اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

۴۔ اباحیت پسندی : داڑھی منڈانے والے لوگ عام طور پر ہر قسم کی برائی اور حرام کاری کو معمولی کام سمجھتے ہیں اور انہیں برائی سے ذرا بھی نفرت نہیں رہتی وہ ہر قسم کے برے کام کو نہایت آزادی اور بے حیائی سے کرتے ہیں۔ اور ہر برا کام ان کے نزدیک مباح ہے چنانچہ ایسے لوگ داڑھی رکھنے کے مقابلہ میں منڈانے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

داڑھی کے خلاف بدترین پروپیگنڈہ

آج جرائم کی کثرت اور پابند مذہبی زندگی سے نفرت کی بنا پر داڑھی رکھنے والوں کے خلاف مختلف قسم کی جھوٹی اور دل آزار باتیں مشہور کر دی گئی ہیں۔

۱۔ کیا داڑھی کٹڑپن کی علامت ہے ؟ کچھ لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ داڑھی کٹڑپن کی علامت ہے، جو اس سائنسی اور ترقی پذیر دنیا سے کسی طرح میل نہیں کھاتی اور اسی بنا پر وہ داڑھی رکھنے والوں کو مُلا، جہاد پرست اور کٹر مذہبی جنونی سمجھتے ہیں جو حقیقت کے بالکل خلاف اور سراسر جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ کیونکہ دنیا کے اکثر بڑے لوگ خواہ وہ پیغمبر رہے ہوں یا سائنسدان، شاعر ہوں یا ادیب عام طور پر بڑی گھنی داڑھی والے لوگ تھے، جیسے ہندوستان کے اندر مسلمانوں میں سر سید اور ہندوؤں میں ٹیگور گزرے ہیں۔

۲۔ کیا داڑھی دہشت پسندی کی علامت ہے ؟ داڑھی والوں کے بارے میں آجکل ایک پروپیگنڈہ یہ بھی کیا جا رہا ہے کہ داڑھی دہشت پسندی اور خونریزی کی علامت ہے اور جن اسلامی ملکوں میں یہودی اور عیسائی سامراج کے خلاف انصاف پسند نوجوان جہاد کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں، انہیں بدنام کرنے کے لئے انہی ملکوں کے غاصب مسلمان حکمرانوں کو ان کی سرکوبی کے لئے یہ دشمنان اسلام آلہ کار بنائے ہوئے ہیں۔ جیسے مصر، الجزائر، شام، فلسطین، وغیرہ ان فدائی نوجوانوں کی داڑھیاں شیطان کی امت کے لئے بہت بڑا مہلک ہتھیار بنی ہوئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کیاداڑھی حماقت اور بودے پن کی علامت ہے؟ : کچھ لوگ یہ کہہ کر داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں کہ داڑھی حماقت اور بودے پن کی نشانی ہے اور داڑھی بڑھا لینے سے آدمی کی عقل اور علمی صلاحیت گھٹ جاتی ہے اور داڑھی رکھنے والے کی کمالی صفت ماند پڑ جاتی ہے۔ اسی لئے جن ملکوں میں عیسائی سامراج کا تسلط رہا ہے، وہاں آج تک فوج اور پولیس والوں کو داڑھی رکھنا قانوناً منع ہے۔ ان ملکوں کے مسلم حکمرانوں کی اسلامی غیرت مر چکی ہے اور وہ بدستور اسلام دشمن قوتوں کی غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈالے ہوئے ہیں۔

۴۔ داڑھی اسلامی ہتھیار : جن ملکوں میں داڑھی کا رواج عام تھا ان میں اسلام کی جڑیں بے حد مضبوط تھیں اور ہزار کوشش کے باوجود وہاں اسلام دشمن طاقتیں کامیاب نہ ہو سکیں جیسے افغانستان، وہاں کے عوام نے اپنی لمبی داڑھیوں کے ساتھ دنیا کی سب سے مضبوط طاقت روس کو پارہ پارہ کر ڈالا اور اپنی شجاعت اور اولو العزمی کا جھنڈا گاڑ دیا۔

لیکن جن ملکوں میں اسلام کا نام باقی تھا لیکن داڑھی کو خیر باد کہہ دیا تھا وہاں اللہ نے دشمنوں کو عذاب بنا کر ان کی جان، مال اور عزت کی تباہی کا ذریعہ بنا دیا۔ جیسے بوسنیا اور ہرسک میں مشاہدہ کیا گیا۔

داڑھی ایمان کا مظہر ہے

کچھ لوگ یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک اصل چیز دلوں میں پوشیدہ ایمان اور پاکیزہ نیت ہے۔ اللہ بندوں کی ظاہری صورتیں نہیں دیکھتا بلکہ ان کے دل اور اعمال دیکھتا ہے۔ اس لئے داڑھی کی کوئی شرعی حیثیت نہیں اصل اہمیت دل کا تقویٰ اور حسن نیت ہے، یہ شیطانی مغالطہ ہے جس سے عوام کی اکثریت غلط فہمی کا شکار ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کے اچھے برے ظاہری اعمال دراصل اس کے دل کی نیت اور باطنی حالت پر منحصر ہے، جیسا باطن ہو گا ظاہر بھی ویسا ہی ہو گا داڑھی کا رکھنا دل کی ایمانی قوت کا اظہار ہے اور داڑھی منڈانا دل کی کراہت و نیت کی علامت ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ.

"انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے، جب تک وہ درست رہتا ہے تو سارا جسم درست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے اور سن لو وہ انسان کا دل ہے۔"

علماء مصر کی بے عملی

داڑھی کے بارے میں علماء مصر کی لاپرواہی اور بے عملی نے پورے عالم اسلام کو شدید غلط فہمی کا شکار بنایا ہے۔ علماء ازھر عام طور پر داڑھی منڈاتے ہیں اور اس بارے میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ داڑھی سنن الفطرہ میں شامل ہے، اسے سنت واجب یا فرض کا درجہ حاصل نہیں اس لئے داڑھی رکھنا نہ رکھنا برابر ہے۔ دین میں ان کی اس سہل پسندی کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اپنی داڑھیاں ضائع کیں اور سنت نبویہ کی اہمیت بھی ختم کردی۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ ہمارے ان مصری فاضل علماء نے صرف داڑھی ہی کو خیرباد نہیں کہا بلکہ مصری معاشرے سے دین کی بندش ڈھیلی کرڈالی اور عیسائی تہذیب کو سر سے پاؤں تک اوڑھ لیا اور اسلام کی مقرر کردہ حدود و قیود اور سنن و مستحبات کو یکسر ترک کردیا، اور ترک سنت کی اس وبا کو پوری دنیا میں عام کرڈالا، یہی نہیں بلکہ آج مصر و شام، ترکی اور الجزائر وغیرہ میں داڑھی رکھنے والے اسلام پسند نوجوانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا ہے اور شعائر اسلام کی عظمت کے خلاف پوری سرکاری مشینری حرکت میں ہے۔ یہ حرکت نمرود نے حضرت ابراہیمؑ اور فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی داڑھی کے خلاف نہیں کی تھی جس کا مظاہرہ آج یہ ابناء الفراعنہ کررہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہودیوں کی دوستی اور ان کی غلامی کی ذلت کا قلادہ (پٹا) اپنی گردن میں لٹکانے پر مجبور ہیں، ان کو اتنی عقل نہیں کہ داڑھی کے بارے میں سنن الفطرہ کا درس دینے والے اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ اور ان سے سنن الفطرہ کی تعلیم پانے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے داڑھی کا ایک ایک بال اللہ کی نعمت سمجھ کر محفوظ کررکھا تھا۔ اور اپنی گھنی داڑھیوں کے ساتھ اسلام کو پوری دنیا میں غالب کردیا اور اسلامی تہذیب و تمدن کو دنیا کی سب سے مقبول اور محبوب تہذیب ثابت کردکھایا جس پر آج تک دنیا عمل کررہی ہے۔

داڑھی منڈانا دائمی معصیت ہے

عام طور پر آدمی جب کوئی گناہ کرتا ہے، گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، گناہ کرتے وقت اس کا ایمان دل سے نکل جاتا ہے۔ جیسے زنا، چوری وغیرہ کہ ان گناہوں کے کرتے وقت یقیناً آدمی ایمان سے عاری ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ" وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ" وَلَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ" (البخاری ۳/۱۰۷)

"زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔"

اس حدیث کے راوی حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے پوچھا: آخر ایمان اس گنہگار سے کس طرح چھن جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس طرح، اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور پھر باہر نکال لیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ان گناہوں کے کرتے وقت ایمان دل سے نکل جاتا ہے۔ لیکن جیسے ہی آدمی گناہ سے فارغ ہوا تو ایمان پھر واپس آجاتا ہے۔ داڑھی منڈانے کا گناہ ایسا ہے کہ آدمی ہمہ وقت اس گناہ میں مبتلا رہتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی معصیت کی حالت میں زندگی گزارتا ہے اور جب تک داڑھی منڈانے کے گناہ سے توبہ کر کے داڑھی چھوڑ نہ دے اور داڑھی بڑھ نہ جائے اس گناہ سے باہر نہیں نکلتا۔ سوتے، جاگتے، نماز پڑھتے، حج کرتے، روزہ رکھتے، قرآن کی تلاوت کرتے، غرضیکہ نیکی کا ہر کام کرتے وقت بھی اس گناہ میں شامل رہتا ہے اگر اسی حالت میں مر جائے تو گنہگار ہو کر مرتا ہے۔

داڑھی کے بارے میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ داڑھی رکھنا عام مذہبی کام ہے، اس میں اسلام اور کفر کی تخصیص نہیں۔ مذہبی مسلمان بھی داڑھی رکھتے ہیں اور ہندوؤں کے مذہبی پیشوا سادھو سنت اور سکھوں، عیسائیوں اور یہودیوں، سب کے مذہبی لوگ داڑھی رکھتے ہیں اور جس طرح مسلمانوں میں دین دار لوگ داڑھی رکھتے ہیں اور عوام الناس نہیں رکھتے تو داڑھی ایک عام مذہبی علامت ہوئی۔ جس کا تمام مذاہب سے یکساں تعلق ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب والے داڑھی کو کوئی مسئلہ نہیں بناتے اور داڑھی کے سلسلے میں انہوں نے اپنے ماننے والوں کو پوری آزادی دے رکھی ہے، جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے لیکن مسلمانوں نے اس مسئلے پر بڑی سختی اختیار کر رکھی ہے اور رکھنے والوں کو دین داری کا سرٹیفکیٹ دے رکھا ہے اور منڈانے والوں پر لعنت وملامت اور کفریہ فتووں کی بارش کر رکھی ہے، آخر ایسا کیوں؟

اور اگر یہ خالص اسلامی مسئلہ ہوتا اور روزہ، نماز، زکوٰۃ اور حج کی طرح صرف مسلمانوں ہی میں اس کا رواج ہوتا تو غیر مسلموں کو اس سے تعلق نہ ہوتا، اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کوئی خاص اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ نہیں بلکہ عام فطری اور اسلامی مسئلہ ہے اور اس پر سختی نہیں کرنی چاہیے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ نیکی کی بہت سی باتیں ایسی ہیں جو تمام مذاہب میں مشترک ہیں۔ جیسے والدین کی اطاعت، سچ بولنا، پڑوسی کا حق ادا کرنا، وعدہ پورا کرنا، غریب کی مدد کرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا۔ اسی طرح بہت سی برائیاں سب میں مشترک ہیں۔ جیسے جھوٹ بولنا، زنا کرنا، چوری کرنا وغیرہ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو چیز عوام میں مشترکہ طور پر پائی جائے اس پر عمل کرنے اور نہ کرنے کی آزادی دے دی جائے، اس کا تعلق مسلم اور کفر دونوں سے ہے بظاہر نیکی کے کام سب کو کرنے چاہئیں اور برائی سے سب کو بچنا چاہیے۔ لیکن اسلام اور کفر میں ان نیکیوں اور برائیوں کا جو بنیادی فرق ہے وہ یہ ہے کہ ہم مسلمان ان نیک اعمال کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم سمجھ کر کرتے ہیں اور یہ کام ہمارے لئے عبادت ہیں رواج اور فیشن نہیں، اور برائیوں کو ہم محض ان کے نقصانات اور طبعی رد عمل سے بچنے کے لئے نہیں چھوڑتے، جیسا کہ شریف غیر مسلم ان سے بچتے ہیں بلکہ ہم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان سے بچنے کا حکم دیا ہے اور ان سے بچنا ہمارا ایمانی اور اسلامی فرض ہے۔ جیسے روزی کمانا اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرنا انسانی عادت ہے لیکن ہم مسلمان ان کاموں کو نیکی اور صدقہ سمجھ کر کرتے ہیں، معلوم ہوا کہ جو کام ایک غیر مسلم محض فیشن اور عادت سمجھ کر کرتا ہے، وہی کام ایک مسلمان دین اور عبادت سمجھ کر کرتا ہے۔ کام نیکی کا ہے تو ہم اللہ سے اس کی جزا اور ثواب کی امید رکھتے ہیں اور کام برا ہے تو اس کے کرنے پر ہم عذاب اور سزا کا خوف رکھتے ہیں۔ ہمارے اور غیر مسلموں کے درمیان اللہ پر ایمان اور رسول ﷺ کی اطاعت ایک بنیادی فرق ہے، اس لئے ایک غیر مسلم کو داڑھی رکھنے پر کوئی ثواب نہیں ملے گا، کیونکہ اس کا ایمان نہیں ہے لیکن ایک مسلمان اپنے ایمان کی بدولت اپنی داڑھی کے ایک ایک بال کے بدلے نیکی پائے گا۔ اور داڑھی منڈانے پر ایک غیر مسلم کو کوئی سزا نہیں کیونکہ جزا اور سزا پر اس کا ایمان نہیں، وہ اپنے شرکیہ اور کفریہ عقائد کی بنا پر سزا پائے گا، اور اس کی ساری نیکیاں بے کار جائیں گی۔ لیکن ایک مسلمان روز قیامت کے حساب و کتاب پر ایمان رکھنے کی بنیاد پر داڑھی کے ایک ایک بال اکھاڑنے، نوچنے، منڈانے پر عذاب و سزا کا مستحق ہو گا الا یہ کہ وہ توبہ کر کے اس گناہ سے باز آجائے۔

داڑھی دین داری کی علامت ہے

اگرچہ داڑھی آج کل فیشن بن گئی ہے مسلم اور غیر مسلم سبھی لوگ رکھتے ہیں پھر بھی داڑھی شرافت اور دین داری کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ اور مسلمان داڑھی کو مذہب اسلام کا اہم شعار سمجھ کر رکھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور داڑھی منڈانے کو فسق اور معصیت سمجھتے ہیں، خاص طور پر مسلمانوں کے مذہبی طبقے میں داڑھی کو تقویٰ اور دین داری کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مذہبی معاملات میں داڑھی منڈے کو لوگ معتبر نہیں سمجھتے، دینی مجلسوں میں داڑھی منڈانے والے حضرات منہ چھپا کر بیٹھتے ہیں حتی کہ داڑھی منڈانے والے لوگ بھی داڑھی منڈے کی امامت اور دینی پیشوائی کو ناپسند کرتے ہیں۔

ریاکار اور خود غرض لوگ بھی کام چلانے کے لئے داڑھی کا سہارا لیتے ہیں اور مذہبی سوانگ بھرنے والے پیشہ ور لوگ بھی داڑھی بڑھا کر باوا بنتے ہیں کیونکہ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ عوام کو داڑھی کی حرمت اور اس کے تقدس کی بنا پر ہی مطمئن اور معتقد بنایا جا سکتا ہے۔ اس طرح داڑھی ایک لحاظ سے سکہ رائج الوقت بن گئی ہے اور یہ بڑے بڑے چھپے رستم لوگوں کے لئے ستار عیوب اور بڑے بڑے ضرورت مندوں کے لئے آڑے وقتوں میں قاضی الحاجات ہے۔

رند پارسا

www.kitabosunnat.com

بہت سے لوگ داڑھی رکھ کر شراب پیتے، زنا کرتے اور جھوٹ بولتے اور ہر طرح کے حرام کاموں میں شریک رہتے ہیں جس کی وجہ سے داڑھی کی توہین ہوتی ہے، اور مفت میں داڑھی بدنام ہوتی ہے۔ جن کو دیکھ کر کتنے لوگ داڑھی رکھنا چھوڑ دیتے ہیں یقیناً ایسے بے غیرت لوگوں کی وجہ سے سنت رسول کی رسوائی ہوتی ہے اور داڑھی والوں کی بدعملی کی وجہ سے لوگ داڑھی ہی سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

بے شک یہ ایک تلخ حقیقت ہے، لیکن اس سے اسلام اور شریعت اسلامیہ کا کوئی نقصان نہیں برائی، برائی ہے چاہے اس کو پارسا لوگ کریں اور اچھائی، اچھائی ہے چاہے اس کو بدے لوگ کریں۔ نماز کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت: ۴۵)

"بے شک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے۔"

یعنی نماز ایسا عمل ہے کہ جس کو کرنے سے آدمی کو بے حیائی اور برے کاموں سے باز آجانا چاہیے، کیونکہ وہ نماز میں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے، سجدہ کر کے تواضع پیش کرتا ہے، ایسا کرنے والے شخص کو یقیناً پارسا اور متقی ہونا چاہیے۔

لیکن جو لوگ نماز ریاکاری اور سیاست کے لئے پڑھتے ہیں اور ان کا دل نماز کے لئے حاضر نہیں ان کے لئے نماز بے اثر ثابت ہوتی ہے جس کی بنا پر لوگ نماز پڑھ کر بھی برائی کرتے ہیں، تو اس میں نماز کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصور نہیں بلکہ نمازی کا قصور ہے۔ لہٰذا ایسے بد عمل نمازیوں کو دیکھ کر نماز ہی چھوڑ دینا عقل اور حکمت کے خلاف ہے۔

یہی حال داڑھی کا بھی ہے، داڑھی بزرگی اور پارسائی کی علامت ہے، داڑھی رکھ کر لوگوں کو نیک اور پارسا بننا چاہیے اور عام طور پر لوگ داڑھی رکھ کر پارسا بنتے بھی ہیں۔ لیکن جو لوگ ریاکار نمازیوں کی طرح محض فیشن یا دکھاوے کی خاطر داڑھی رکھتے ہیں اور داڑھی رکھ کر ہر طرح کی برائی بھی کرتے ہیں تو اس میں داڑھی کا قصور نہیں بلکہ داڑھی کو ریاکاری کے لئے استعمال کرنے والوں کا قصور ہے۔

داڑھی اسلامی غیرت کی علامت ہے

بلاشبہ داڑھی اسلام کا امتیازی نشان ہے، اللہ کے محبوب بندوں کی پہچان ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبوب سنت ہے۔ داڑھی رکھ کر بد عملی اور بے حیائی کے کام سخت بے غیرتی کی بات ہے۔ ایک داڑھی منڈا شراب پیئے اور زنا کرے تو لوگ سمجھیں گے کہ ایک فاسق اور بدکار نے برا کام کیا۔ لیکن ایک لمبی داڑھی والا بزرگ شراب پیئے اور زنا کرے تو فاسق و فاجر بھی اس پر لعنت کریں گے اور داڑھی سے محبت اور عقیدت رکھنے والوں کی غیرت کو ٹھیس لگے گی۔ شراب، شراب خانے میں پی جائے تو سب سمجھیں گے کہ شیطان اپنے گھر میں شراب نوشی کر رہا ہے، لیکن اگر یہی شراب مسجد میں پی جائے تو مسجد کا احترام کرنے والے تمام اللہ کے بندے چیخ اٹھیں گے۔

یقیناً داڑھی پارسا اور متقی لوگوں کی علامت ہے، لہٰذا جو لوگ داڑھی رکھ کر اچھے کام کرتے ہیں تو دوسرے لوگوں کو بھی داڑھی رکھنے کا شوق ہوتا ہے، اور دنیا خوش ہوتی ہے کہ ایک پارسا آدمی پارسائی کر رہا ہے۔ لیکن جب ایک داڑھی والا مسلمان بے حیائی اور بدکاری کرے تو داڑھی رکھنے والوں کے لئے منہ چھپانا مشکل ہو جاتا ہے اور ایک داڑھی رکھنے والے بدکار کی وجہ سے ہزاروں داڑھی والے بدنام ہوتے ہیں۔ اس لئے داڑھی رکھنا بڑی ذمہ داری کا کام ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

داڑھی ملت ابراہیمؑ کی اتباع ہے نہ کہ عربوں کی عادت کی تقلید

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ داڑھی عربوں کی قدیم عادت رہی ہے۔ نمرود و فرعون سب داڑھی رکھتے تھے حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ابوجہل اور ابولہب بھی داڑھی رکھتے تھے اور عام مشرکین عرب میں بھی داڑھی رکھنے کا رواج تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس عربی عادت کو باقی رکھا اس لئے داڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت الٰہیہ کا جز نہیں بلکہ رسم جاہلیت کی یادگار ہے، اسے شرعی حیثیت دینا غلط ہے۔

یہ سراسر مغالطہ اور جھوٹا پروپیگنڈہ ہے رسول اکرم ﷺ کا ہر حکم اور فعل دین ہے جو اللہ کی مرضی اور حکم کے مطابق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے داڑھی رکھنے کے بارے میں صاف حکم فرمایا ہے :۔

اعفوا اللحی واحفوا الشوارب

" داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو"۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ہر حکم اللہ کا حکم ہوتا ہے آپ حکم الٰہی کے بغیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔

اللہ کا ارشاد ہے :۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (النجم : ۴)

"اور وہ اپنے جی سے باتیں نہیں بناتے، وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے، جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔"

اس لئے داڑھی رکھنے کا حکم اللہ کا حکم ہے جس پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دین وایمان ہے۔ آپ نے داڑھی عربوں کی قدیم رسم سمجھ کر نہیں رکھی تھی بلکہ بہ حکم الٰہی ملت ابراہیمی کی پیروی میں رکھی تھی۔

جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (النحل : ۱۲۳)

"پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ ملت ابراہیمی کی پیروی کیجئے یکسو ہو کر، اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہیں تھے۔"

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ داڑھی ملت ابراہیمی میں شامل تھی جس کی اتباع کا اللہ نے حکم دیا اور آپ نے داڑھی، مشرکین کا عمل سمجھ کر نہیں رکھی کیونکہ حضرت ابراہیم داڑھی رکھتے تھے اور وہ مشرک نہیں تھے، مومن اور موحد ہو کر داڑھی رکھتے تھے۔

نیز آپ ﷺ نے دور جاہلیت کی صرف انہیں باتوں پر عمل کیا تھا، جو ملت ابراہیمی کی یادگار تھیں اور جن پر عمل کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا، جیسے حج، بیت اللہ کا طواف، جانوروں کی قربانی وغیرہ، لیکن ساتھ ہی ان کے علاوہ دور جاہلیت کی بقیہ رسمیں آپ نے مٹادی تھیں اور حجۃ الوداع کے موقع پر صاف اعلان فرمادیا تھا :۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ"

"یاد رکھو دورِ جاہلیت کی تمام جاہلانہ رسمیں میں نے اپنے پاؤں کے نیچے رکھ کر دبادی ہیں۔"

جیسے ننگا اور کونگا حج، سودی کاروبار، دورِ جاہلیت کا خون بہانا، گودنا، گودانا، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا وغیرہ۔ اس لئے یہ کہنا کہ آپ ﷺ نے داڑھی محض عربوں کی قدیم رسم سمجھ کر رکھی تھی غلط ہے کیونکہ آپ ﷺ نے عربوں کی تمام جاہلانہ رسمیں مٹادی تھیں اور جو باقی رکھی تھیں وہ ملت ابراہیمی کا جز تھیں، جس کی اتباع کا آپ کو اللہ نے حکم دیا تھا۔

کیا داڑھی رکھنا ایک منفی عمل ہے؟

داڑھی کی مخالفت کرنے والے حضرات اپنی مخالفت کی دلیل میں کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا شریعت اسلامیہ میں کوئی مثبت عمل نہیں، بلکہ اس کا حکم محض ضد اور مخالفت کی بنیاد پر ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:۔

خَالِفُوْا الْمُشْرِکِیْنَ وَاحْفُوْا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوْا اللُّحٰی (البخاری)

"مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں کم کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنے اور بڑھانے کے عمل کی سنت سے کہیں زیادہ مشرکین کی مخالفت مقصود ہے، اگر واقعی مخالفت ہی مطلوب ہے۔ تو مشرکین کے تمام کاموں کی مخالفت کرنی چاہیے۔ آج تہذیب و تمدن، تعلیم، فنی تحقیق، اسلحہ سازی، عسکری تنظیم اور جتنے بھی ترقیاتی اور سماجی امور ہیں، سب میں ان کی مخالفت کرنی چاہیے، صرف داڑھی اور مونچھ ہی میں ان کی مخالفت کیوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس مغالطے میں اس حقیقت کو فراموش کر دیا گیا ہے کہ داڑھی کا بڑھانا اور مونچھوں کا چھوٹی رکھنا مذہب اور سنت رسولؐ ہے۔ جبکہ مشرکین اور یہود و نصاریٰ مونچھیں بڑی رکھتے تھے اور داڑھیاں منڈاتے تھے جو فطرت انسانی کے خلاف بھی ہے اور انبیاءؑ و صالحینؒ کے طریق عمل کے بھی خلاف ہے، اس لئے یہاں مخالفت سے مقصود ذاتی مخالفت نہیں بلکہ مذہبی طرز عمل کی مخالفت ہے، جس کا براہ راست تعلق دین اور شریعت سے ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں مشرکین کی مخالفت کا ذکر کئے بغیر صرف داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کاٹنے کا بھی حکم ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی اس مخالفت سے شریعت کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی شریعت پر مستقل طور سے ثابت قدم رہنے اور مضبوطی سے عمل کرنے کی تاکید کی جائے اور انہیں اس تعبدی امور میں صاحب غیرت وحمیت بھی بنایا جائے اور اس معاملے میں دشمنان اسلام خصوصاً یہود و نصاریٰ کی تہذیب کا عملی طور پر بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے ساتھ ذرا بھی مداہنت نہ کی جائے، کیونکہ لباس، جسم کی تراش وخراش عید و تہوار اور ظاہری طور و طریقے میں ان کی مشابہت سے ان کی محبت اور ان کے ساتھ دوستی کا رجحان بلکہ ان کی تقلید اور ان کے رنگ میں کلی طور پر رنگ جانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اس طرح بزدل اور کمزور ایمان والے مسلمان آہستہ آہستہ مذہبی امور پر اپنے دین سے نفور اور عیسائی و یہودیت بلکہ ہندومت سے بالکل ہم رنگ ہو جاتے ہیں۔

جیساکہ آج عالم اسلام میں مسلمان مسیحی طرز معاشرت اختیار کر چکے ہیں اور داڑھی کے ساتھ ساتھ مکمل اسلامی تہذیب و تمدن کا ان کے گھروں سے خاتمہ ہو چکا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت آج اسلام سے بے گانہ اور مسیحیت سے ہمکنار ہو چکی ہے۔

اس لئے اگر داڑھی اور مونچھ کے مسئلے کو موضوع بنا کر رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو مشرکین کی مخالفت کا صریح حکم دیا ہے تو اس کا مقصود دراصل مسلمانوں کو غیر اسلامی تہذیب سے دور کرنے اور اسلام کے رنگ میں پوری طرح ہم رنگ ہونے کی تاکید کرنا ہے۔

ورنہ جو لوگ ظاہری شکل و صورت میں اسلام کی پیروی نہیں کریں گے وہ باطنی طور پر بھی اسلام سے دور رہیں گے۔

داڑھی کا مذاق اور اس سے نفرت، کفر کی علامت ہے

آج اسلام خود مسلمانوں میں اتنا اجنبی ہو چکا ہے کہ وہ اپنے نبی کی محبوب سنت کا مذاق اڑاتے ہیں اور داڑھی والوں کو بیوقوف اور کم عقل سمجھتے اور اس سے نفرت کرتے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ داڑھی کی نفرت کے پردے میں سنتِ رسولؐ سے نفرت ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ کی تمام سنتوں سے محبت ہو، لیکن جو لوگ کھلم کھلا داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں اور ایک مسلمان کا محض دین کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے مذاق اڑانا دراصل پورے دین کا مذاق اڑانا ہے جو سراسر کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ (المطففین: ۲۹-۳۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"بے شک مجرمین، ایمان والوں سے مذاق کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو حقارت سے اشارہ کیا کرتے تھے۔"

اور ایسے منافقین کے لئے اللہ نے سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ اور انہیں عذاب الیم کی دھمکی دی ہے، فرمایا:۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (التوبہ: ٦٥۔٦٦)

"کہو! کیا تم اللہ اور اس کے احکامات اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ مذاق کرتے تھے۔ عذر مت کرو، البتہ تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔"

اور سورہ بقرہ میں ایسے لوگوں کو صراحتہً کافر قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ: ٢١٢)

"اور کافروں کے لئے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی اور یہ ایمان والوں سے مذاق اڑاتے ہیں۔"

اہل ایمان کے ساتھ آج مذاق کے الفاظ سیاسی بن گئے کچھ لوگ انہیں کٹھ ملا کہتے ہیں، کچھ لوگ رجعت پسند کا خطاب دیتے ہیں اور کچھ لوگ بنیاد پرست قرار دیتے ہیں۔ یہ سب سیاسی گالیاں ہیں جو آج دین پر چلنے والے مسلمانوں کو دی جاتی ہیں جن کی داڑھیاں ان بزدلوں کو ننگی تلوار سے زیادہ قاتل نظر آتی ہیں اور جن کے خوف سے یہ دہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ (الترمذی ٥ / ٤٦)

"جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔"

داڑھی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے بے شک جن کو داڑھی سے محبت ہے انہیں اپنے رسولؐ سے محبت ہے۔ جو لوگ داڑھی سے نفرت کرتے ہیں وہ سنت رسولؐ سے نفرت کرتے ہیں اور جس کو سنت رسولؐ سے نفرت ہے اسے خود صاحب سنت (رسول ﷺ) سے نفرت ہے۔

اللہ اپنی پناہ میں رکھے آج مسلمانوں کی اکثریت رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنت سے نفرت کرتی ہے لوگ زبان سے چاہے کچھ نہ کہیں لیکن داڑھی منڈانے والوں کو اس حقیقت کا اچھی طرح علم ہے کہ وہ سنت رسول کی مخالفت و نفرت کے پردے میں خود اپنے رسول محبوب کبریا ﷺ سے نفرت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس موقع پر کانپتے ہوئی قلم سے یہ بھی لکھنا پڑتا ہے کہ جو لوگ جان بوجھ کر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر اتباع سے انکار کرتے ہیں وہ دوسرے لفظوں میں اپنے خالق و معبود اللہ رب العلمین کی محبت سے انکار کرتے ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے :۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (آل عمران : ۳۱)

"آپ فرمادیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

آج جو لوگ محض عوام کے مذاق اور عار دلانے کے خوف سے داڑھی منڈا رہے ہیں ان سے پوچھا جائے کیا داڑھی منڈانے کے بعد تم عوام الناس میں محبوب بن گئے ہو اور لوگ تمہاری کسی اور چیز کا مذاق نہیں اڑاتے ؟ مذاق اڑانے والے آج عورتوں کے پردے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ چار بیویوں کے جواز کا مذاق اڑاتے ہیں بلکہ پورے دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ تو کیا ایسی صورت میں مسلمان اپنے دین ہی سے دستبردار ہو جائیں، اور کیا جو لوگ عملاً اسلام چھوڑ چکے ہیں، تو دشمنان اسلام ان کو معاف کر چکے ہیں، کیا آج بوسنیا اور ہرسک اور ہندوستان میں بمبئی کے سانحہ فسادات میں داڑھی منڈانے والے مسلمان تباہ نہیں کیے گئے! اللہ کا تو ارشاد ہے کہ یہود و نصاریٰ تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک تم پورے طور پر ان کی ملت میں شامل نہ ہو جاؤ۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى. (البقرہ : ۱۲۰)

"اور کبھی خوش نہ ہونگے آپ سے یہود و نصاریٰ جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے بالکل پیرو نہ ہو جائیں کہہ دیجئے اللہ کی ہدایت ہی حق ہدایت ہے۔"

اور آج جو لوگ اسلام کے ظاہری احکام داڑھی، لباس، نماز، زبان، رسم و رواج سب چھوڑ کر مشرکین کی پوری مشابہت اختیار کر چکے ہیں۔ پھر بھی برائے نام مسلمان ہونے کے باوجود وہ معتوب اور مطرود ہیں۔ ایسے بد قسمت لوگ کہیں کے نہیں ہوئے۔ کافر انہیں مسلمان سمجھ کر ستا رہے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے انہیں اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کرنے کی سزا مل رہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسنون اور شرعی داڑھی کا بیان

اسلام میں مسنون اور شرعی داڑھی کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے چہرے پر جو مردانگی کی علامت داڑھی اگائی ہے اسے اس کی قدرتی حالت میں باقی رکھا جائے۔ اسے دائیں، بائیں، نیچے اور اوپر کہیں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے، نہ نوچی جائے، نہ مشین یا استرا وغیرہ استعمال کیا جائے جیسی اُگے ویسی باقی رکھی جائے کچھ لوگوں کی داڑھیاں بہت گھنی ہوتی ہیں، کچھ کی بالکل معمولی، کچھ لوگوں کو چند بال ہی اگتے ہیں اور کچھ لوگ داڑھی سے بالکل محروم ہی رہ جاتے ہیں، ان سب لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا صرف ایک حکم یاد رکھنا چاہیے۔

اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی ۔ (البخاری: ۱۰/ ۳۱۵)

"مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

مونچھوں کے بارے میں شرعی حکم

جہاں تک مونچھوں کا تعلق ہے اس کے بارے میں حکم ہے کہ مونچھیں چھوٹی کی جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹوں پر سے مونچھیں کتر لیا کرتے تھے تاکہ ہونٹ کا کنارہ دکھائی دے" رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا ۔ (ترمذی ۵/ ۹۳)

"جو اپنی مونچھ میں سے کچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔"

ارشادِ نبویؐ ہے۔

جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰی خَالِفُوا الْمَجُوْسَ ۔ (مسلم ۱/ ۲۲۲)

"مونچھیں کاٹو، اور داڑھیاں چھوڑو، اور مجوسی کے خلاف کرو۔"

مجوسی داڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑی رکھتے تھے۔ نیز فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ (متفق علیہ)

"مشرکین کے خلاف کرو اور مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہونٹ کے نیچے اور داڑھی کے درمیان کی جلد پر سے بال صاف کر لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔امام نوویؒ کا بیان ہے کہ مونچھیں اتنی صاف کی جائیں کہ ہونٹ کا کنارہ ظاہر ہو جائے البتہ مونچھوں کا استرے سے صاف کرنا مکروہ ہے۔ امام مالک کا بیان ہے کہ مونچھوں کو استرے سے مونڈنا مثلہ کرنے کے برابر ہے اور مونچھیں منڈانے والے کو سزا دینی چاہیے۔ہونٹ کے نیچے جتنے بال لٹک جائیں ان کو کاٹ دینا چاہیے تاکہ کھانا کھانے میں تکلیف نہ ہو۔کچھ لوگ پوری مونچھوں کے باریک کترنے کو افضل سمجھتے ہیں۔ جیسے امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب، بعض روایات میں امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی فتویٰ بیان ہوا ہے۔

احادیث میں مونچھوں کے بارے میں قُصُّوْا "چھوٹی کرو" اور وَاحْفُوْا "خوب باریک کرو" دونوں الفاظ موجود ہیں۔ امام طبری نے دونوں لفظوں کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ قص یعنی ہونٹ کے کنارے کی بڑھی ہوئی مونچھوں کو کاٹ دیا جائے اور احفاء کا مطلب یہ ہوگا کہ پوری مونچھیں بالکل باریک کر دی جائیں۔ لیکن پوری مونچھوں کا مونڈنا خلاف سنت ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اپنی مونچھیں کم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابراہیم خلیل اللہ ایسا ہی کرتے تھے۔ (ترمذی)

لیکن داڑھی کی طرح مونچھوں کا مونڈنا بھی حرام ہے۔بلکہ امام مالک کے نزدیک یہ مثلہ ہے آپ نے ایک شخص کو مونچھ مونڈتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ بدعت ہے۔

امام مالک بھرپور مونچھیں رکھتے تھے، جب ان سے اس بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے: مجھے زید بن اسلم کے ذریعے معلوم ہوا، وہ عامر بن عبداللہ بن زبیر کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ بڑی مونچھیں رکھتے تھے اور غصے کے وقت ان کو بل دیتے تھے۔ (طبرانی المعجم الکبیر)

امام مالکؒ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو اپنی مونچھ کے بال جڑ سے صاف کر دے، تو آپ نے فرمایا کہ ایسا کرنے والے کو مارنا چاہیے، نبی کریم ﷺ نے ایسا ہر گز نہیں فرمایا ہے بس ہونٹ اور منہ کا کنارہ ظاہر ہونا چاہیے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں مونچھ کے بارے میں پسندیدہ مذہب یہ ہے کہ صرف اتنی کاٹی جائے کہ ہونٹ کا کنارہ ظاہر ہونے لگے، بالکل جڑ سے صاف نہ کیا جائے بس وہ بال ختم کر دیے جائیں جو ہونٹ پر ہوں۔ (المجموع ۱/۳۱۹)

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ مونچھوں کے بالوں میں ابو حنیفہؒ، زفرؒ، یوسفؒ اور امام محمدؒ کا مذہب تھا کہ مونچھ کو جڑ سے صاف کر دینا یا ترشوانا دونوں جائز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن مونچھوں کے مونڈنے کی ممانعت کے بارے میں یہ دلیل ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے قص لشوارب مونچھ تراشنے کا حکم دیا ہے، مونڈنے کا نہیں۔

امام طبری کا خیال ہے کہ مونچھ کو مونڈنا اور تراشنا دونوں جائز ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ قول راجح ہے، کیونکہ مرفوع احادیث سے بیک وقت دونوں چیزیں ثابت ہیں۔

علامہ مبارکپوری تحفۃ الاحوذی میں فرماتے ہیں کہ امام طبری نے جو بات کہی وہی زیادہ واضح ہے۔

کیا داڑھی کا اِدھر اُدھر سے کاٹنا جائز ہے؟

داڑھی کے بارے میں صحیح اور راجح طریقہ یہ ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس میں ذرا بھی چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے، کیونکہ داڑھی بڑھانے کا حکم ہے اس کو کم کرنے کا نہیں۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔“

یہاں امام بخاریؒ نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑتے، ایک مشت سے جو زیادہ ہوتی اسے کاٹ دیتے اس کی تائید حضرت جابرؓ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ ہم حج اور عمرہ کے علاوہ داڑھی کے بال چھوڑ دیتے ہیں۔

امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں لکھا ہے:

لوگوں کا اختلاف ہے کہ داڑھی لمبی ہو جائے تو کیا کیا جائے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آدمی اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ لے اور ایک مشت سے جو زائد ہو اسے کاٹ دے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور تابعین کی ایک جماعت سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ امام شعبی اور ابن سیرینؒ نے اس کو مستحسن سمجھا ہے۔ لیکن حسن اور قتادہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔

اَعْفُوا اللُّحٰی ”یعنی داڑھیوں کو انکی اپنی حالت پر چھوڑ دو۔“

علامہ مبارکپوریؒ فرماتے ہیں جو لوگ ایک مشت سے بڑھے ہوئے حصہ کو کاٹنے کے قائل ہیں اور ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کے آثار سے استدلال کرتے ہیں وہ ضعیف ہے کیونکہ اعفاء یعنی داڑھی بڑھانے کی مرفوع احادیث ان آثار کی نفی کرتی ہیں۔ لہٰذا صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے ان آثار سے استدلال کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درست نہیں، سب سے محفوظ قول ان لوگوں کا ہے جو احادیث اعفاء کے ظاہری مفہوم پر عمل کر کے داڑھی کے طول وعرض میں کچھ کاٹنے یا کم کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

مزید فرماتے ہیں شاید عبداللہ بن عمرؓ نے حج میں حلق اور قصر دونوں پر ایک ساتھ عمل کرنا چاہا ہو۔ چنانچہ پورا حلق کرا دیا اور داڑھی کو قصر (کم) کرایا ہو تاکہ اس آیت کے عام حکم پر عمل ہو جائے۔

مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ (الفتح: ۲۷)

"یعنی تم اپنے بالوں کو مونڈنے والے اور کم کرنے والے تھے۔"

اس طرح انہوں نے اس آیت کے حکم کو حج کے علاوہ عام دنوں کے لئے بھی عام سمجھ لیا جس میں حلق اور تقصیر دونوں کا حکم ہے اور مراد سر کے بالوں کو مونڈنا اور داڑھی کو چھوٹا کرنا ہے۔

شیخ اسماعیل انصاری، ابن عمرؓ کے اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کم کرو اور امام بخاریؒ نے ابن عمرؓ کا ذاتی عمل بیان کیا ہے کہ وہ مٹھی بھر سے زیادہ داڑھی کو چھانٹ دیا کرتے تھے۔ لہٰذا راوی کی روایت کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ ان کی ذاتی رائے کا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قول وفعل دوسروں سے زیادہ عمل کا مستحق ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

اور یہ وہی حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ حج قران افضل ہے یا حج تمتع؟ تو انہوں نے جواب دیا حج تمتع، لیکن جب لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کے والد حضرت عمرؓ تو حج قران کو افضل سمجھتے تھے تو اس پر ابن عمر سخت مشتعل ہو کر فرمانے لگے:۔

اامر ابی یتبع ام امر رسول اللہ

" کیا میرے والد کا حکم مانا جائے گا یا رسول اللہ ﷺ کا؟"

شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم العاصمی الحنبلی مرتب فتاویٰ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کے عمل کے پیش نظر بعض اہل علم نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر داڑھی ایک مشت سے زیادہ ہو جائے اسے کاٹ دیا جائے لیکن اکثریت نے اس کو مکروہ کہا ہے، اور یہی زیادہ قرین صحت بھی ہے۔

امام نوویؒ نے کہا "زیادہ بہتر یہ ہے کہ داڑھی کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔"

علامہ خطیب بغدادی نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص لمبائی میں داڑھی نہ کاٹے۔ (تحریم حلق اللحی للعاصمی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ داڑھی چھوٹے اور بڑے میں امتیاز پیدا کرتی ہے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوانوں کا حسن و جمال ہے ، لہٰذا اس کو بڑھانا واجب ہے اور کاٹنا مجوسیوں کا طریقہ ہے نیز اس سے اللہ کی خلقت میں تبدیلی لازم آتی ہے ، اور عوام وخاص کا فرق مٹ جاتا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغۃ ۱ / ۱۸۲)

مٹھی بھر سے زائد داڑھی کا حکم

شیخ محمد زکریا کاندھلوی نے اپنی کتاب وجوب اعفاء اللحیہ میں فقہی مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مٹھی بھر سے زائد داڑھی کا چھانٹنا مستحب ہے اور اسے حنفیہ کا پسندیدہ اختیار کردہ مذہب قرار دیا اور در مختار کے حوالے سے نقل کیا کہ "والسنة فيها القبضة" یعنی مٹھی بھر داڑھی کو مٹھی سے پکڑے جو مٹھی سے زیادہ ہو اسے کاٹ دے ، امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں ایسا ہی لکھا ہے۔ آخر میں اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں وبه ناخذ "اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔" (وجوب اعفاء اللحیہ / ۱۸)

عصر حاضر کے مشہور عالم اور مملکت سعودیہ عربیہ کے مفتی اکبر اور سعودی عربیہ کے علماء کی سپریم کونسل کے صدر علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ علامہ زکریا کے اس فتویٰ پر تبصرہ فرماتے ہیں۔

مٹھی بھر سے زائد داڑھی کے کاٹنے کی اجازت کا مسئلہ قابل غور ہے اور صحیح یہ ہے کہ داڑھی کو مطلق چھوڑ دینا اور اسے بالکل چھیڑ چھاڑ نہ کرنا واجب ہے اور داڑھی میں سے ذرا بھی کاٹنا چھانٹنا خواہ وہ مٹھی بھر سے زائد ہو ، خواہ آدمی حج میں ہو ، یا عمرہ میں ہو یا اسکے علاوہ ہو قطعاً حرام ہے ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے مروی صحیح احادیث سے یہی حکم ثابت ہوتا ہے اور علامہ کاندھلوی نے حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی بابت جو کچھ نقل کیا ہے ، وہ دین میں حجت یا دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سب پر مقدم ہے اور سنت رسولؐ کے مقابلے میں کسی کا قول قابل قبول نہیں۔ (حاشیہ بر کتاب مذکور)

داڑھی کی شرعی مقدار

چونکہ رسول اللہ ﷺ نے داڑھی کے ایک بال کو بھی مونڈنے ، چھوٹا کرنے یا اکھاڑنے سے منع فرما کر حکم دیا ہے کہ مکمل داڑھی بڑھاؤ ، لہٰذا اب داڑھی کے بارے میں نوک پلک درست کرنا اور دائیں اور بائیں رخسار سے ٹھوڑی اور ناک تک کا جغرافیہ مقرر کرنا اور اسکی لغوی اور ادبی تحقیق کرنا بے کار ہے۔ ایک سچے موحد اور متبع سنت مسلمان کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ داڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑھاؤاور مونچھیں چھوٹی کرواور بس۔؟ کتنی ؟ کہاں ؟ اور کیسی داڑھی ہونی چاہیے ؟ اس جھگڑے میں پڑنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس سلسلے میں حضرت انسؓ کا یہ بیان یاد رکھنا چاہیے۔

كَانَ لِحيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَلَاتْ مِنْ هَا هُنَا اِلَى هَا هُنَا فَاَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ (رواہ ابن عساکر فی تاریخہ)

"نبی کریم ﷺ کی داڑھی داہنے اور بائیں جانب سے خوب بھری ہوئی تھی یہ کہہ کر حضرت انسؓ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں رخساروں پر پھیر دیئے۔"

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی سے نوازا ہے اور انسانوں کی خلقت ان کی شکل وصورت آب وہوا کے لحاظ سے مختلف بنائی ہے۔ کسی ملک کے لوگ لمبے قد کے ہوتے ہیں اور کسی ملک کے بالکل پستہ قد۔ کسی ملک کے لوگ صاف ستھرے رنگ کے سرخ وسفید ہوتے ہیں اور کسی ملک کے بالکل سیاہ ہوتے ہیں اور یہی حال ان کی داڑھی اور مونچھ کا بھی ہے۔ داڑھیاں سب کی یکساں نہیں ہوتیں اس لئے سب کے لئے الگ الگ حکم دینے کے بجائے سب کے لئے ایک عام حکم دے دیا ہے۔

اَعْفُوا اللُّحٰى وَقُصُّوا الشَّوَارِبَ۔ (مسلم :۱/۲۲۲)

"داڑھیاں بڑھاؤاور مونچھیں چھوٹی کرو۔"

یہ حکم سب کے لئے عام ہے جس کی داڑھی کے چند ہی بال نکلے ہوں وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ان چند بالوں کی حفاظت کرے اور جن کی داڑھی خوب گھنی اور لمبی ہو وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی داڑھی کے سب بالوں کی حفاظت کریں ان میں سے کسی کو بھی یہ اجازت نہیں کہ داڑھی میں اپنی طرف سے کچھ میک اپ کرے۔

ڈیزائن دار داڑھیوں کی ممانعت

آج جس طرح ایک متحدہ دین تہتر فرقوں میں بٹ گیا ہے اور سب لوگ اپنے اپنے خیالات وعقائد میں مگن ہیں اسی طرح مسلمانوں کی داڑھیوں کی شکل اور ڈیزائن بھی بدل گئے ہیں۔

- کوئی مٹھی بھر داڑھی رکھتا ہے۔
- کوئی دائیں بائیں ٹھوڑی کے نیچے سے اپنی پسند کے مطابق بال تراشتا ہے۔
- کوئی دونوں رخساروں پر ہلالی کمان کی طرح گول دائرے والی داڑھی بنا کر رکھتا ہے۔
- کوئی پوری داڑھی میں سے کاٹ کر صرف ایک انچ یا اس سے کم رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ کوئی دونوں رخساروں سے صاف کر کے صرف ٹھوڑی پر اوپر کی مونچھوں سے ملا کر رکھتا ہے۔

○ کوئی پوری داڑھی مونڈ کر صرف لمبی مونچھیں رکھتا ہے۔

○ کوئی لمبی داڑھی کے ساتھ مونچھیں صفاچٹ رکھتا ہے۔

غرض ہر شخص اپنی پسند کی داڑھی رکھتا ہے اور داڑھی اور شکل وصورت کے اختیار کرنے میں شریعت کی بجائے اپنے ہوس کی پیروی کرتا ہے۔ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔

اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ (الجاثیہ : ۲۳)

"کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا معبود اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے اور اللہ نے اس کو علم کے باوجود بھٹکا دیا ہے۔"

ایسے لوگوں کے دین، دھرم، ایمان اور دیانت اور ملی غیرت ومحبت کا کچھ ٹھکانا نہیں، ان کا مذہب ان کا مفاد ہے، یہ حالات کی گردش کے ساتھ رقص کرتے ہیں، اور اپنے ذاتی مفاد کے لئے جب، جیسی ضرورت ہو ویسا رنگ بدلتے ہیں۔

شریعت میں داڑھی منڈانے کا حکم

آئمہ اسلام نے متفقہ طور پر داڑھی منڈانا حرام قرار دیا ہے۔اور مسلمانوں میں یہ ایک متفق علیہ مسئلہ بھی ہے۔ مسلمانوں کے تمام فقہی مذاہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، داڑھی منڈانے کی حرمت پر متفق ہیں، حنفی مذہب کی مشہور کتاب در مختار میں ہے

وَيَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهٖ وَاَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ يَهُوْدَ الْهِنْدِ وَمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ.

"آدمی کا اپنی داڑھی کاٹنا حرام ہے اور پوری داڑھی منڈانا ہندوستان کے یہود، ہندو اور بلاد عجم کے مجوسیوں کا فعل ہے۔"

مذہب مالکی کی کتاب التمہید میں ہے۔

وَيَحْرُمُ حَلْقُ اللِّحْيَةِ وَلَا يَفْعَلُهُ اِلَّا الْمُخَنَّثُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ.

"داڑھی منڈانا حرام ہے اور داڑھی صرف مردوں میں مخنث لوگ ہی منڈاتے ہیں۔"

امام شافعیؒ نے مشہور کتاب "الام" میں بصراحت داڑھی منڈانے کو حرام قرار دیا ہے۔اسی طرح مذہب حنبلی کے تمام مشائخ نے داڑھی منڈانے کی حرمت کا فتوٰی دیا ہے۔اور امام ابن تیمیہؒ نے بھی سخت الفاظ میں داڑھی منڈانے کی حرمت کا فتوٰی دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبدالجلیل عیسٰی نے جمہور کا یہ فتوٰی نقل کیا ہے۔

شیخ علی محفوظ نے اپنی کتاب "الا بداع فی مضار الا بتداع" میں لکھا ہے مذاہب اربعہ کے نزدیک داڑھی بڑھانا واجب اور اس کا منڈانا حرام ہے اور داڑھی کے تھوڑے بال بھی کاٹنا یا مونڈنا حرام ہے۔

داڑھی منڈانے والے کی امامت کا مسئلہ

امامت بڑی ذمہ داری کا منصب ہے، جماعت کا امام سب سے پسندیدہ شخص ہونا چاہیے، نماز کے بارے میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ. (العنکبوت: ۴۵)

"بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔"

یہ اس وقت ممکن ہے، جب نماز کی امامت کرنے والا شخص تمام بے حیائیوں اور بری باتوں سے پاک و صاف ہو، داڑھی منڈانا حرام کام ہے۔ داڑھی منڈانے والا شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے ایسے شخص کی امامت سے برائی اور بے حیائی اور خاص طور پر داڑھی منڈانے کا رواج عام ہوگا، اس لئے ضروری ہے کہ امام وہ شخص ہو جو شرعی شکل و صورت رکھتا ہو اور جو شخص داڑھی منڈانے کے گناہ پر اصرار کرتا ہو وہ ناپسندیدہ شخص ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے:۔

ثَلَاثَةٌ" لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ اٰذَانَهُمْ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ (الترمذی)

"تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز انکے کانوں سے اوپر نہیں جاتی انہیں میں سے ایک شخص وہ ہے جو قوم کی امامت کرتا ہو لیکن لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں۔"

البتہ اگر صاحب علم و فضل متشرع شخص موجود نہ ہو تو مجبوراً ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے۔

داڑھی منڈے کی شہادت کا مسئلہ

داڑھی منڈے کی گواہی کا مسئلہ بھی اس کی امامت ہی کی طرح ہے اگر کسی شرعی شہادت کے لئے ظاہری وضع قطع رکھنے والا متشرع آدمی موجود نہ ہو تو داڑھی منڈے کی گواہی نہیں لینی چاہیے، مثلاً چاند دیکھنے، نکاح و طلاق کے بارے میں، قسم اور معاملات میں، اگر داڑھی منڈے کے علاوہ کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہو تو مجبوراً بکراہت اس کی گواہی قبول کی جاسکتی ہے، تاکہ مسلمانوں کے مسائل معطل نہ ہو جائیں۔ البتہ ایسے موقع پر اس کو نصیحت ضرور کرنی چاہیے تاکہ اس کو اپنی معصیت کا احساس ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی مونڈنے کا پیشہ اور اسکی اجرت

حجام اور نائی کا کام بلاشبہ جائز اور حلال ہے۔ اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے بال مونڈنا یا چھوٹے کرانا جائز ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

مُحَلِّقِيْنَ رُءُ وْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۔ (الفتح: ۲۷)

"تم اپنے سر کے بالوں کو مونڈنے والے ہو اور چھوٹا کرنے والے۔"

لیکن داڑھی مونڈنے کا پیشہ اختیار کرنا اور اس کی اجرت لینا حرام ہے، کیوں کہ جب داڑھی کا مونڈنا حرام ہے تو اس کو مونڈنے کی اجرت لینا کیسے جائز ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ (المائدہ: ۲)

"اور گناہ اور زیادتی کے کاموں پر مذمت کرو۔"

داڑھی بڑھانے کے بارے میں سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ کا بیان

بعض دوستوں نے مجھ سے درج ذیل سوالات کے متعلق جوابات دریافت کئے۔

۱۔ داڑھی کا چھوڑنا واجب ہے یا جائز؟

۲۔ داڑھی منڈانا کوئی گناہ ہے یا دین میں نقص کا باعث ہوتا ہے؟

۳۔ کیا داڑھی کا بڑھانا مونچھ کے ساتھ جائز ہے؟

www.kitabosunnat.com

ان سوالات کے جوابات احادیث کی روشنی میں پیش ہیں۔

امام بخاریؒ و مسلمؒ اپنی صحیح میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى وَخَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ۔

"مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو بڑھاؤ اور مشرکین کی مخالفت کرو۔"

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ھریرہؓ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللُّحٰی وَخَالِفُوا الْمَجُوْسَ.

"مونچھوں کو کترو، اور داڑھی کو بڑھاؤ، اور اس میں مجوسیوں کی مخالفت کرو۔"

امام نسائیؒ نے اپنی سنن میں صحیح سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (الترمذی ۵/ ۹۳)

"یعنی جو شخص اپنی مونچھ کو نہ کترے وہ ہم میں سے نہیں۔"

علامہ ابو محمد بن حزمؒ نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ مونچھ کا کترنا اور داڑھی کا چھوڑنا فرض ہے۔

مونچھ کے کترنے اور داڑھی کے بڑھانے کے متعلق علمائے کرام کے اتنے اقوال ہیں جو حدودو شمار سے باہر ہیں جن کو اس چھوٹے سے رسالے میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ علامہ ابن حزمؒ نے اس سلسلے میں جو اجماع نقل کیا ہے اس کی روشنی میں مذکورہ بالا سوالات کے جوابات واضح ہو جاتے ہیں۔

مختصر کلام یہ ہے کہ داڑھی کا رکھنا، بڑھانا اور چھوڑنا فرض ہے۔ جس کی مخالفت کرنا کسی حال میں جائز نہیں کیونکہ رسول ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے اور آپؐ کا حکم وجوب پر محمول ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

www.kitabosunnat.com

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر: ۷)

"رسولؐ تم کو جو کچھ دیں اس کو لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔"

اسی طرح مونچھ کترنا اور کم کرنا افضل ہے۔ بہر حال اس کا بڑھانا جائز نہیں اس لئے کہ یہ چیز جناب رسول اللہ ﷺ کے قول: قُصُّوا الشَّوَارِبَ .... اَحْفُوا الشَّوَارِبَ .... جُزُّوا الشَّوَارِبَ .... مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا کے بالکل منافی ہے۔ حدیث کے تمام الفاظ جن کے معنی تقریباً ایک ہی کاٹنے اور چھانٹنے کے ہیں اور ان چاروں احادیث کے الفاظ صحیح اسناد سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں اور آخری حدیث کے الفاظ میں بہت زیادہ تہدید اور دھمکی آمیز بات کہی گئی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جو مونچھ سے کچھ نہیں کترتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ جن باتوں سے منع کریں اس سے باز آجائیں اور جن باتوں کو کرنے کا حکم دیں اس کو اختیار کریں یہی ایک پکے سچے مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیے۔

ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مونچھ کا چھوڑنا اور نہ ہونا، اور باقاعدہ مونچھ رکھنا ایک بڑا گناہ ہے۔ اسی طرح داڑھی کا مونڈنا اور تراشنا ایسے گناہ میں سے ہے، جو ایمان کو کم اور کمزور بنا دیتا ہے اور اس سے اللہ کا غضب و ناراضگی بھی نازل ہو سکتی ہے۔

مذکورہ احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ مونچھ لمبی کرنا اور داڑھی کو منڈانا، یا کاٹنا مجوس و مشرکین کی مشابہت ہے، اور ان کی مشابہت اختیار کرنا تکبر کی علامت ہے اور یہ فعل نبی کریم ﷺ کے اقوال کی روشنی میں قطعی جائز نہیں ہے۔

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ

"جس نے بھی کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔"

مجھے قوی امید ہے کہ اتنی بات قارئین کے لئے کافی اور اطمینان بخش ہے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سعودی عرب

داڑھی منڈانے کی حرمت پر شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم کا رسالہ تحریم حلق اللحی کا خلاصہ

امام بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح اور ان کے علاوہ ائمہ کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ (متفق علیہ)

"مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی چھوڑو اور مونچھ کاٹو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز امام بخاریؒ و مسلمؒ نے انہیں سے دوسری روایت نقل کی ہے۔

اَحفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعفُوا اللُّحٰی (متفق علیہ)

''مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو باقی رکھو۔''

ایک اور روایت میں ہے۔

اَنهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعفُوا اللُّحٰی (بخاری ۱۰/ ۳۱۵)

''مونچھوں کو کم کرو اور داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔''

اور ٹھوڑی ور خسار پر پیدا ہونے والے بال کا نام داڑھی ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے کہا وفروا میں فاء تشدید کے ساتھ توفیر سے ہے جس کے معنی باقی رہنے کے یعنی اس کو چھوڑ دینے کے ہیں اور اعفاء اللحیہ کے معنی بھی اس کے حال پر چھوڑ دینے کے ہیں اور مشرکین کی مخالفت کی تفصیل و توضیح حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے ہوتی ہے۔

اِنَّ اَهلَ الشِّرْكِ يُعفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ وَيُحفُوْنَ لِحَاهُمْ فَخَالِفُوْهُمْ فَاَعفُوا اللُّحٰي وَاَحفُوا الشَّوَارِبَ.

''کفار و مشرکین اپنی مونچھوں کو چھوڑتے ہیں اور داڑھیوں کو کاٹتے ہیں، تو تم لوگ ان کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو چھوڑو اور مونچھوں کو کترو۔''

بزار نے اس حدیث کو سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام مسلمؒ نے انھیں سے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مجوسیوں کی مخالفت کرو، اس لئے کہ یہ لوگ اپنی داڑھیوں کو کم کرتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں۔

امام ابن حبان نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مجوس کا ذکر کر کے فرمایا کہ:

اِنَّهُمْ يُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ وَيَحلِقُوْنَ لِحَالَهُمْ فَخَالِفُوْهُمْ.

''وہ اپنے سبال کو چھوڑتے ہیں اور اپنی داڑھیوں کو مونڈتے (استرا پھیرتے) ہیں، تو تم لوگ اس عمل میں ان کی مخالفت کرو۔'' تو آپ اپنی سبال کو کترتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبانؒ نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مِنْ فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ أَخْذُ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللُّحَى فَإِنَّ الْمَجُوْسَ تُعْفِي شَوَارِبَهَا وَتُحْفِي لِحَاهَا فَخَالِفُوْهُمْ خُذُوْا شَوَارِبَكُمْ وَاعْفُوْا لِحَاكُمْ. (ابن حبان)

"فطرت اسلام میں سے مونچھ کا کاٹنا اور داڑھی کا چھوڑنا ہے، کیونکہ مجوس اپنی مونچھوں کو چھوڑتے اور داڑھی کاٹتے ہیں تو تم ان کی مخالفت کرو اور اپنی مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو اپنے حال پر باقی رکھو۔"

صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

أَمَرَنَا بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ.

"مونچھوں کو کترنے اور داڑھی کے چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔"

انہیں سے دوسری روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللُّحَى

"مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔"

جزوا کے معنی قصوا کے ہیں، ارخوا کے معنی اطیلو کے ہیں اور بعض لوگوں نے ارخوا کے بجائے ارجوا یعنی اترکوا روایت کیا ہے۔ اور لفظ قصوا کی روایت احفاء کی روایت کے منافی نہیں ہے کیونکہ احفاء کی روایت صحیحین کی ہے جو مقصود کو متعین کرتی ہے اور ایک روایت میں ہے۔ اوفوا اللحی بھی آیا ہے۔ یعنی مکمل طور پر داڑھی کو چھوڑ دو۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے اور قرطبی کے نزدیک داڑھی کا مونڈنا، اکھاڑنا اور کاٹنا سب ناجائز ہے علامہ محمد ابن حزم نے اجماع بتایا کہ مونچھ کا کاٹنا اور داڑھی کا چھوڑنا فرض ہے اور ان کا استدلال حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحَى (متفق علیہ)

"مشرکین کی مخالفت کرو، یعنی مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو"

اور ان کا استدلال زید بن ارقم کی حدیث سے بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا (ترمذی ۵ / ۹۳)

"جس نے اپنی مونچھ کو نہیں کاٹا وہ ہم میں سے نہیں۔"

امام ترمذی نے اس کو صحیح بتایا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے دلائل سے بھی فرضیت پر اجماع نقل کیا ہے۔ فروع میں بیان کیا ہے کہ یہ صیغہ ہمارے اصحاب کے نزدیک تحریم کا تقاضا کرتا ہے اور اقناع میں کہا کہ حلق کرانا حرام ہے۔ امام طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ لَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٍ ۔

"جس نے اپنے بال کا مثلہ کیا اس کا اللہ کے پاس کوئی حصہ نہیں ہے۔"

امام زمخشری نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ داڑھی کے بال رخسار سے اکھاڑے یا منڈا دے یا ان کو کالے سے بدل ڈالے ۔

اور نہایہ میں کہا ہے بال کا مثلہ اس طرح کرے کہ اس کو رخسار سے حلق کر ڈالے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کو اکھیڑ دے یا کالے سے بدل دے۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :۔

اَعْفُوا اللُّحٰى جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى.

"داڑھی کو چھوڑو اور مونچھوں کو کاٹو اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار مت کرو۔"

اور بزار نے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

لَا تَشَبَّهُوْا بِالْاَعَاجِمِ وَاعْفُوا اللُّحٰى.

"عجمیوں کی تشبیہ اختیار مت کیا کرو داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔"

ابو داؤد نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ (ابو داؤد ۴ / ۳۱۴)

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کر لی تو اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا"

انہوں نے ہی متصلاً اپنے دادا سے روایت کیا ہے،

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا مَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

"وہ شخص ہماری جماعت میں نہیں ہے جس نے ہماری غیر جماعت کی مشابہت اختیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی، یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار مت کرو۔"

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ شریعت مطہرہ کے نزدیک انکی مخالفت ایک امر مقصود ہے۔ اور امر واقع ہے کہ ظاہری مشابہت باطن کے اندر محبت و عزت اور موالات پیدا کر دیتی ہے جیسا کہ اندرونی محبت ظاہری مشابہت کے امکان کو جنم دیتی ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس پر تجربہ اور حس گواہی دیتا ہے۔ اور شیخ الاسلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ غیروں کی مشابہت اپنی شریعت کے علاوہ باتوں میں اختیار کرنے میں یہ ہوگا کہ اگر اس کے بعض حصوں میں تحریم موجود ہے تو وہ ضرور کبائر تک پہنچا دے گی اور کبھی کفر تک بھی پہنچ جائے گی اور یہ ادلہ شرعیہ کے مطابق ہے اور شیخ الاسلام نے فرمایا کہ کتاب، سنت اور اجماع نے کفار کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا۔ اور بتادیا کہ جو چیز کسی غیر منضبط پوشیدہ فساد کے ظہور کا مظنہ ہو تو اس پر حکم مرتب ہو جائے گا اور تحریم بھی دائر ہو جائے گی تو چونکہ ان کی ظاہری مشابہت ان کے اخلاقِ شنیعہ اور افعالِ مذمومہ کی مشابہت اختیار کرنے کا پیش خیمہ بن سکتا ہے بلکہ ان کے نفسِ عقائد کے مشابہت کا امکان بھی ہو سکتا ہے اور اسکی اثر آفرینی کوئی منضبط شے نہیں ہے اور اس مشابہت سے حاصل شدہ فساد کبھی ظاہر نہیں ہوتا اور کبھی اس مشابہت کا زوال اور ختم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

تو شریعت مطہرہ ہر اس چیز کو جو کسی فساد بننے کا سبب ہو اس کو حرام قرار دیتی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ حُشِرَ مَعَهُمْ

"جس نے ان کی مشابہت اختیار کی پھر مر گیا تو اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔"

امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ (ترمذی)

"وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے غیر کی مشابہت اختیار کی اور تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہود کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہوتا ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہوتا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبرانی نے اتنا اضافہ کیا ہے۔

وَلَا تَقُصُّوا النَّوَاصِيَ وَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللُّحٰی

"یعنی پیشانیوں کو مت کٹاؤ مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔"

حضرت عمرؓ کی شرطوں میں اہل ذمہ پر یہ بات بھی مذکور تھی کہ وہ اپنے اگلے سروں (سر کے شروع حصہ) کو منڈالیا کریں تاکہ مسلمانوں سے ایک فرق قائم رہے تو اگر کوئی مسلمان یہ عمل اختیار کرے گا تو اس نے ان کی تشبیہ اختیار کی۔

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے روکا ہے اور قزع کی تعریف یہ ہے کہ سر کے کچھ حصہ کا تو حلق کرلیا جائے اور کچھ کو چھوڑ دیا جائے۔

حضرت ابن عمرؓ سے سر کے سلسلے میں مروی ہے۔

احلقه كله او دعه كله. (رواہ ابوداؤد)

"سر کے سارے حصے کو منڈالو یا سارے کو چھوڑ دو۔"

اور گدی کے حصہ کا حلق کرانا اس کے لئے جائز نہیں جو سارے سر کا حلق نہ کرائے، اور نہ ہی اس کو اس کی ضرورت ہو، اس لئے کہ یہ مجوسیوں کا عمل ہے۔ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

علامہ ابن عساکر نے اپنی کتاب میں حضرت عمرؓ کی روایت نقل کی ہے۔ حلق قفا مجوسی حجامت میں سے ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے غیروں کی خواہشات اپنانے سے روکا ہے:۔

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۝ (المائدہ)

"ایسی قوم کی خواہشات پر مت چلو جو اس سے پہلے گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر دیا اور سیدھے راستہ سے بھٹک گئے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(البقرہ: ۱۴۵)

"اگر آپ نے ان کی خواہشات نفس کی اتباع کی بعد اس کے کہ علم آپ تک پہنچ چکا، تو یقیناً آپ ظالموں میں سے ہونگے۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ ان کی اتباع ان باتوں میں کرنا جو ان کے دین اور توابع دین کے ساتھ مختص ہے تو حقیقت میں ان کی خواہشات نفس کی پیروی کرنا ہے۔

ابن شیبہؒ نے روایت کیا ہے کہ ایک مجوسی آدمی جناب رسول ﷺ کے پاس آیا، اس کی داڑھی مونڈی ہوئی تھی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں، آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ ہمارے دین میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن ہمارے دین میں یہ ہے کہ ہم مونچھیں کتروائیں اور داڑھی چھوڑ رکھیں۔

حارث بن اسامہؒ نے یحیٰ بن کثیر سے روایت کیا ہے کہ عجمی شخص مسجد میں داخل ہوا کہ اس کی مونچھیں خوب بڑھی ہوئی تھیں اور داڑھی کٹی ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے جواب دیا! میرے رب نے اس کا مجھے حکم دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنی داڑھی کو چھوڑوں اور مونچھ کو کاٹوں۔

ابن جریرؒ نے زید بن حبیب سے کسریٰ کے دو قاصدوں کے واقعے کو روایت کیا ہے کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان دونوں کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں خوب بڑھی ہوئی تھیں، آپ نے ایک ناگوار نگاہ سے دیکھ کر فرمایا: تم دونوں کی بربادی ہو، کس نے تم کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے دونوں نے کہا، ہمارے رب نے، مراد کسریٰ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھ کٹوانے کا حکم دیا ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت جابرؓ کی روایت کو نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔

امام ترمذی نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے "کثیف اللحیۃ" کہ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ اور دوسری روایت میں عظیم اللحیۃ آیا ہے یعنی آپ کی ریش مبارک بڑی تھی۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ کی داڑھی ہر طرف سے بھری ہوئی تھی، اپنے ہاتھ کو

23389

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے (عارض) رُخسار پر پھیرتے تھے۔

بعض اہل علم نے حضرت ابن عمرؓ کے عمل کی وجہ سے داڑھی کے ایک مشت سے زائد ہونے پر اسے کاٹنے کی اجازت دی ہے، لیکن اکثر علماء اسے مکروہ کہتے ہیں۔ جیسا مذکورہ بالا دلائل سے ظاہر ہو چکا ہے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ، زیادہ مناسب ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور ذرا بھی اس کو کم نہ کیا جائے۔

خطیب نے ابو سعید کی روایت کی تخریج کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

لَا یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْیَتِہٖ.

"تم میں سے کوئی بھی اپنی داڑھی کی لمبائی میں سے نہ کاٹے۔"

"درمختار میں لکھا ہے کہ داڑھی کو ایک مشت سے کم میں کاٹنا جیسا کہ بعض مغاربہ، اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں تو اس کو کسی نے بھی جائز قرار نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ (سورۃ الاحزاب)

"تم کو رسول کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔ (یعنی) اس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو۔"

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (الحشر: ۷)

"اور رسول اللہ ﷺ جو کچھ دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روکیں تم رک جایا کرو۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ○ (سورۃ الانفال: ۲۰-۲۱)

"اے ایمان والو اللہ کا کہنا مانو اور اس کے رسول کا اور اس کا کہنا ماننے سے روگردانی مت کرو۔ اور تم (اعتقاد سے) سن تو لیتے ہو اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو دعویٰ کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ وہ کچھ نہیں سنتے۔"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ " اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ " اَلِيْمٌ "O. (سورۃ النور : ٦٣)

"جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو بواسطہ رسولؐ پہنچا ہے) مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت نہ آن پڑے یا ان پر (آخرت میں) کوئی دردناک عذاب (نہ) نازل ہو جائے۔"

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًاO (سورۃ النساء : ١١٦)

"اور جو شخص رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس پر امر حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اپنالیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔"

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی کے ذریعہ زینت و خوبصورتی بخشی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ فرشتوں کی تسبیح میں سے ہے۔

سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى.

"پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے مزین کیا ہے۔"

موطا امام مالک کی شرح "التمہید" میں ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے، چنانچہ یہ فعل ہیجڑے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا نہیں کرتا۔ داڑھی مردوں کے لئے باعث زینت و جمال ہے اور عام فطرت میں سے ہے۔ داڑھی کے ذریعہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مرد کو عورتوں سے ممیز و ممتاز کیا ہے چنانچہ یہ اس کے علامات کمال میں سے ہے۔ داڑھی کو شروع شروع میں آنے کے وقت اکھاڑنا امرد کے مشابہ ہے اور اس کا یہ عمل برا فعل ہے۔ اسی طرح اس کو حلق کرانا یا کاٹنا یا بال صفا کے ذریعہ ختم کر دینا بہت بڑا گناہ ہے ایک کھلی معصیت ہے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور شریعت کے منع شدہ امور کا ارتکاب کرنا ہے۔ امام غزالی نے اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں ذکر کیا ہے کہ فنیکین کا اکھاڑنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعت ہے اور وہ عنفقہ کے دونوں جانب ہوتا ہے۔

امام غزالی نے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک ایسے شخص نے گواہی دی جو اپنے فنیکین کو اکھاڑتا تھا تو آپ نے اس کی گواہی کو رد فرمایا۔ اسی طرح حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن ابی لیلیٰ (قاضی المدینہ) اس آدمی کی شہادت کو رد فرمادیتے جو اپنی داڑھی کو نوچتا تھا۔

امام ابو شامہ نے کہا ہے کہ اس وقت ایک ایسی قوم وجود میں آگئی ہے جو اپنی داڑھیوں کو منڈاتی ہے مجوسیوں کے داڑھی کے کتروانے کے عمل سے بھی زیادہ برا اور خراب عمل ہے اور یہ واقعہ شیخ کے زمانے کا ہے اگر آج کے لوگوں کا عمل دیکھتے تو ان کا کیا حال ہوتا اور کیسی کیفیت ہوتی۔

وَمَا لَهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ؟

"ان کو کیا ہو گیا ہے۔ اللہ ان کو برباد کرے کہاں بھٹکائے جارہے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کے رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کی اقتدا کریں، لیکن افسوس انہوں نے اسکی مخالفت کی، نافرمانیوں کا ارتکاب کیا، اس کے برعکس انہوں نے مجوسیوں اور کفار کی اقتدا و اطاعت کرنا شروع کردی۔ حالانکہ اللہ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔ اور رسول ﷺ نے فرمایا: اعفوا اللحی، اوفو اللحی، ارخوا اللحی، ارجو ا اللحی، وفرو اللحی، یعنی ان تمام الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی داڑھیوں کو بڑھاؤ ان کے حال پر چھوڑ دو۔ مگر لوگوں نے آپ کے قول کی نافرمانی کی، داڑھی منڈانے کی طرف سبقت کی، آپ نے ان کو ان کی مونچھوں کے بارے میں حکم دیا کہ وہ اس کو کتروائیں، لیکن انہوں نے نافرمانی کی اور اس کو بڑھایا انہوں نے معاملہ کو بالکل برعکس کردیا اللہ تعالیٰ جس بات کو ان کے لئے باعث جمال وحسن بنایا تھا، اس کو بدل کر خراب کر کے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی کی۔ حالانکہ داڑھی ابن آدم کے لئے ایک باعث شرف اور عمدہ چیز ہے۔

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (سورۃ فاطر: ۸)

"تو کیا ایسا شخص جس کو اس کا عمل بد اچھا کر کے دکھایا گیا پھر وہ اس کو اچھا سمجھنے لگا سو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَى الْقُلُوْبِ وَرَيْنِ الذُّنُوْبِ وَدَيْنِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ.

"اے اللہ ہم آپ سے اپنے دلوں کے اندھے پن اور گناہوں کے زنگ اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ چاہتے ہیں۔"

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

(الانفال: ۲۲-۲۳)

"بے شک بدترین خلائق اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو بہرے ہیں، گونگے ہیں، جو ذرا نہیں سمجھتے اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی خوبی دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق دیتا اگر ان کو سنادیں تو ضرور روگردانی کرینگے بے رخی کرتے ہوئے۔"

مجھے امید ہے کی اتنی گذارشات کافی ہوں گی۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم

داڑھی کے بارے میں علامہ عبدالرحمٰنؒ کا فتویٰ

س۔ ماقولکم رحمہ اللہ اس سوال کامیں کہ داڑھی کا بقدر ایک قبضہ کے رکھنا واجب ہے، یا مستحب ہے، یا مباح، اور قبضہ سے کم رکھنا یعنی خشخاشی مثل پائے مورچہ رکھنا یا منڈوانا حرام ہے یا نہیں اور دراز رکھنا مونچھوں کا درست ہے یا نہیں، مدلل حدیث رسول اللہ ﷺ سے جواب دیں۔ اور جو لوگ اس عمل کو کچھ گناہ نہیں جانتے اور اس پر مصر ہیں بلکہ جن کی داڑھی، مونچھیں موافق سنت کے ہیں ان کو حقیر اور ذلیل جانتے ہیں اور یہاں تک کہتے ہیں کہ لمبی داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اس میں حقارت سنت نبویہ کی لازم آتی ہے، تو زیادہ مذمت بڑی داڑھی والوں کی کرتے ہیں، ایسے لوگوں سے ترک سلام، کلام کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

ج۔ واضح ہو کہ احادیث صحیح مرفوعہ سے جو ثابت ہے، وہ یہی ہے کہ داڑھی کو بالکل چھوڑ دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے اور اس کے طول وعرض سے کچھ تعرض نہیں کرنا چاہیے۔ اور کسی صحیح مرفوع حدیث سے داڑھی کا ترشوانا، اور بقدر ایک قبضہ کے رکھنا ثابت نہیں۔ اور جامع ترمذی میں جو یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی کے عرض وطول سے کچھ لیتے تھے، سو یہ حدیث ضعیف ہے، حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ مِنْ عَرْضِہَا وَ طُوْلِہَا

"نبی ﷺ اپنے داڑھی کے طول وعرض میں بال کٹوالیا کرتے تھے۔" (البخاری)

اس روایت کی سند میں ایک راوی عمر بن ہارون ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان کی یہی ایک حدیث منکر ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا کہ ایک جماعت نے عمر بن ہارون کو مطلقاً ضعیف قرار دیا۔ ہاں حضرت ابن عمرؓ سے بسند صحیح ثابت ہے کہ وہ حج اور عمرہ میں اپنی داڑھی کو ترشواتے اور بقدر ایک قبضہ کے رکھتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَہٗ.

"حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے۔ تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑتے اور مٹھی سے جو داڑھی بڑھتی اس کو لے لیتے۔"

حافظ ابن حجرؒ اس اثر کے تحت میں لکھتے ہیں کہ یعنی ظاہر بات یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کا داڑھی کو ترشوانا، اور بقدر ایک مشت کے رکھنا حج اور عمرہ کے ساتھ خاص نہیں تھا بلکہ وہ داڑھی کے بڑھانے کے حکم کو اس حالت پر محمول کرتے تھے کہ داڑھی طول وعرض میں زیادہ بڑھ کر صورت کو بھدی اور بد نمانہ کر دے، اس بارے میں طبری نے کہا ہے کہ ایک قوم ظاہر حدیث کی طرف گئی ہے اور داڑھی کے طول وعرض سے کچھ لینے کو مکروہ سمجھتی ہے۔ اور ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ جب داڑھی ایک مشت سے بڑھ جائے تو زائد لے لینا چاہیے۔ پھر طبری نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ نے ایسا کیا ہے اور عمرؓ نے ایک مرد کے ساتھ ایسا کیا ہے اور ابو ھریرہؓ نے ایسا کیا ہے۔

س۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شاربین کو حلق کرنا یا اکھڑ وانا اور اسی طرح رخساروں کے بالوں کو حلق ونتف کرانا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ شاربین کو حلق کرانا، اور جڑ سے بالکلیہ ترشوانا جائز ہے اور شعر ہائے خدین کو حلق ونتف کرانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں۔شاربین کا حلق کرانا، یا جڑ سے بالکلیہ ترشوانا اس وجہ سے جائز ہے کہ احادیث سے ثابت ہے، صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِرُّوا اللُّحٰى وَاَحْفُو الشَّوَارِبَ.

"یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور لب کے بالوں کو جڑ سے تراشو۔"

اور دوسری روایت میں ہے کہ :۔

اَنْهِكُو الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

"مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔"

اور نسائی کی روایت میں لفظ حلق واقع ہوا ہے جس سے لب کے بالوں کا منڈانا ثابت ہوتا ہے۔

قال الحافظ ابن حجر فی الفتح ورد الخبر بلفظ الحلق وهی روایة النسائی عن محمد بن عبد الله بن یزید عن سفیان بن عیینة بسند هذا الباب الی ان قال نعم وقع الامر بما یشعر بان روایة الحلق محفوظة کحدیث العلاء عند مسلم بلفظ جزوا الشوارب وحدیث ابن عمر بلفظ انهکوا الشوارب فکل هذه الالفاظ تدل علی ان المطلوب المبالغة فی الا زالة کان الجز قص الشعر و الصوف الی ان یبلغ الجلد، والا حفاء الا ستقصاء، قال ابو عبید الهروی: معناه الزقوا الجزبا لشرة والنهك المبالغه فی ازالة، انتهی ملخصا.

"حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں کہا ہے کہ مونچھیں منڈوانے کی حدیث محفوظ ہے، نسائی نے کہا کہ منڈوانے کی حدیث محفوظ ہے جیسے علاء کی حدیث جسے مسلم نے روایت کیا ہے، اس میں لفظ "جزوا الشوارب" کے ہیں، اور ابن عمرؓ کی حدیث میں احفوا الشوارب کے ہیں۔ اور ایک روایت میں "انہکوا الشوارب" ہے۔ ان تمام الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ مونچھوں کو اچھی طرح کاٹا جائے جز کا معنی ہے کہ بھیڑ بکری کے بال اتنے کاٹے جائیں، کہ چمڑا صاف نظر آنے لگے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں روایات کی وجہ سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اور بہت سے علماء کے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ لب کے بال جڑ سے بالکلیہ نہ تراشے جائیں بلکہ اس قدر تراشے جائیں کہ لب کا کنارہ ظاہر ہو جائے۔ اور اسیطرح امام مالک نے بھی موطا میں فرمایا ہے۔

يُؤْخَذُ مِنَ الشَّارِبِ حَتّٰى يَبْدُوْا اَطْرَافُ الشَّفَةَ.

"یعنی لب کے بال یہاں تک لئے جائیں کہ لب کا کنارہ ظاہر ہو جائے"

ان لوگوں کی دلیل صحیحین کی یہ حدیث ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ "اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّوَارِبِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"پانچ چیزیں انسانی فطرت میں ہیں، ختنہ کرنا استرے کا استعمال، اور لبوں کا کٹانا۔"

اور ابو داؤد کی یہ حدیث ہے جو مغیرہ بن شعبہ سے بایں لفظ مروی ہے۔

ضِفْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَكَانَ شَارِبِیْ وَفٰی فَقَصَّهٗ عَلٰی سِوَاكٍ.

"میں نبی ﷺ سے ملا تو میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے مسواک اوپر رکھ کر ان کو کاٹ دیا۔"

اور بزار کی یہ حدیث جو حضرت عائشہؓ سے بایں لفظ مروی ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَبْصَرَ رَجُلًا وَشَارِبُهٗ طَوِيْلٌ، فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِمِقَصٍّ وَمِسْوَاكٍ فَجَعَلَ السِّوَاكَ عَلٰی طَرَفِهٖ ثُمَّ اَخَذَ مَا جَاوَزَهٗ.

"نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا اس کی مونچھیں بڑی لمبی تھیں، آپؐ نے فرمایا مجھے قینچی اور مسواک لادو، آپ نے مونچھوں پر مسواک رکھ کر ان کو کاٹ دیا۔"

اور ترمذی کی یہ حدیث جو ابن عباسؓ سے بایں لفظ مروی ہے کہ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُصُّ شَارِبَهٗ:

"رسول ﷺ اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے۔"

الحاصل لب کے بال کے ازالہ کے بارے میں کافی احادیث آئی ہیں بعض احادیث سے امام ابو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حنیفہ وغیرہ اہل علم کا مذہب ثابت ہوتا ہے۔ اور بعض سے شافعیہ اور امام مالک کے مذہب کا ثبوت ملتا ہے۔ علامہ طبری لکھتے ہیں کہ احادیث سے دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں اور ان احادیث میں کچھ تعارض نہیں ہے۔ اس لئے کہ لفظ قص دلالت کرتا ہے، اخذ بعض پر، اور لفظ احفاء دلالت کرتا ہے، اخذ کل پر اور یہ دونوں امر ثابت ہیں پس جو چاہے اختیار کرے۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں علامہ طبری کے اس قول کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ احادیث مرفوعہ سے دونوں امر ثابت ہیں واللہ تعالیٰ اعلم، اور خدین کے بالوں کو حلق ونتف کرانا اس وجہ سے جائز نہیں کہ خدین پر جو بال ہوتے ہیں وہ داڑھی میں داخل ہیں اور داڑھی کا حلق ونتف کرانا جائز نہیں ہے۔

حافظ ابن حجر لفظ وفروا اللحی کی شرح میں لکھتے ہیں

اللحى بكسر اللام وحكى ضمها وبالقصر والمد جمع لحية بكسر اللام فقط وهى اسم لما نبت على الخدين والذقن انتهى . والله اعلم.

کتبہ محمد عبدالرحمن مبارک پوری عفااللہ عنہ (رحمۃ اللہ علیہ)

www.kitabosunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور
نمبر.....25389......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

خوشخبری

نامور علماء کرام کی تقاریر و قراء عظام کی قراءتوں پر مبنی کیسٹیں تھوک و پرچون دستیاب ہیں نیز ویڈیو کیسٹ بھی موجود ہیں۔

ہماری فخریہ پیشکش ۔۔۔۔۔ زرق آئل

- خالص دیسی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ
- گرتے بالوں اور گنجے پن کا قدرتی علاج
- گھنے، سیاہ اور لمبے بال
- دیانتداری کی ضمانت
- آزمائش شرط

محمدی کیسٹ ہاؤس آپ کی خدمت میں کوشاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے کتابوں کی طباعت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ہمارے ہاں کتاب کی طباعت و بائنڈنگ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ عنقریب آپکی خدمت میں چند ایک کتابیں پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ کتابیں قرآن و حدیث کے مطابق مستند مسائل پر مبنی ہوں گی۔ تفصیلی اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

نیز **اشتہارات** کی کتابت و طباعت کے سلسلے میں ہماری خدمت حاصل کریں۔

محمدی کیسٹ ھاؤس، 18۔ اردو بازار، لاہور

فون نمبر 7223046